﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾ (آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۹ — شمارہ ۶

جمعۃ المبارک ۸؍فروری ۲۰۰۲ء

۲۴؍ذوالقعدہ ۱۴۲۲ ہجری قمری ۸؍تبلیغ ۱۳۸۱ ہجری شمسی

اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور وہ گھر جس میں سورۃ بقرہ پڑھی جاتی ہے اس میں شیطان داخل نہیں ہوگا"۔

(جامع ترمذی کتاب فضائل القرآن باب فی فضل سورۃ البقرہ)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

رسول اللہ ﷺ ساری باتوں کے کامل نمونہ ہیں۔ آپؐ کی زندگی میں دیکھو کہ آپؐ عورتوں کے ساتھ کیسی معاشرت کرتے تھے۔

نمازوں میں عورتوں کی اصلاح اور تقویٰ کے لئے دعا کرنی چاہئے۔

"شریعت میں حکم ہے ﴿عَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ نمازوں میں عورتوں کی اصلاح اور تقویٰ کے لئے دعا کرنی چاہئے۔ قصاب کی طرح برتاؤ نہ کرے کیونکہ جب تک خدا نہ چاہے کچھ نہیں ہو سکتا۔ مجھ پر بھی بعض لوگ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ عورتوں کو پھراتے ہیں۔ اصل میں بات یہ ہے کہ میرے گھر میں ایک ایسی بیماری ہے کہ جس کا علاج پھرانا ہے۔ جب ان کی طبیعت زیادہ پریشان ہوتی ہے تو بدیں خیال کہ گناہ نہ ہو کہا کرتا تھا کہ چلو پھرا لاؤں۔ اور بھی عورتیں ہمراہ ہوتی ہیں"۔ (البدر جلد ۲ نمبر ۸ مورخہ ۱۳؍مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۵۷)

"خدا تعالیٰ اس سے تو منع نہیں کرتا کہ انسان دنیا میں کام نہ کرے مگر یہ بات ہے کہ دنیا کے لئے نہ کرے بلکہ دین کے لئے کرے تو وہ موجب برکات ہو جاتا ہے۔ مثلاً خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ بیویوں سے نیک سلوک کرو ﴿عَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ لیکن اگر انسان محض اپنی ذاتی اور نفسانی اغراض کی بنا پر وہ سلوک کرتا ہے تو فضول ہے۔ اور وہی سلوک اگر اس حکم الٰہی کے واسطے ہے تو موجب برکات...... مومن کی غرض ہر آسائش، ہر قول و فعل، حرکت و سکون گو بظاہر نکتہ چینی ہی کا موقع ہو مگر دراصل عبادت ہوتی ہے۔ بہت سے کام ایسے ہوتے ہیں کہ جاہل اعتراض سمجھتا ہے مگر خدا کے نزدیک عبادت ہوتی ہے۔ لیکن اگر اس میں اخلاص کی نیت نہ ہو تو نماز بھی لعنت کا طوق ہو جاتی ہے...... اسی طرح ﴿عَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ امر کی بجا آوری سے ثواب ہوتا ہے"۔

(الحکم جلد ۸ نمبر ۸ مورخہ ۱۰؍مارچ ۱۹۰۴ء صفحہ ۹)

"بیوی اسیر کی طرح ہے اگر یہ ﴿عَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ پر عمل نہ کرے تو وہ ایسی قیدی ہے جس کی کوئی خبر لینے والا نہیں۔ (الحکم جلد ۸ نمبر ۸ مورخہ ۱۰؍مارچ ۱۹۰۴ء صفحہ ۶)

اللہ کے ہاں سے رزق طلب کرو۔ اگر انسان کے اندر یہ ایمان پیدا ہو جائے تو انسان بہت سے گناہوں سے بچ سکتا ہے کیونکہ رزق کی حرص سے ہی بہت سے گناہ پیدا ہوتے ہیں

کوئی جان اس وقت تک مر نہیں سکتی جب تک کہ اس کا پورا رزق اسے نہ مل جائے۔ حلال کو لے لو اور حرام کے قریب نہ جاؤ

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۵؍جنوری ۲۰۰۲ء)

(لندن ۲۵؍جنوری): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ رزّاق اور رازِق کی صفات پر جو خطبات کا سلسلہ چل رہا تھا آج یہ اس کی آخری کڑی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے آج بھی مختلف آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے اس مضمون کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر فرمایا۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ﴿فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰہِ الرِّزْقَ﴾ کہ اللہ کے ہاں سے رزق طلب کرو۔ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اگر انسان کے اندر یہ ایمان پیدا ہو تو انسان بہت سے گناہوں سے بچ جائے گا کیونکہ رزق کی حرص سے ہی بہت سے گناہ پیدا ہوتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے سورۃ الروم، سورۃ یٰسٓ، سورۃ صٓ اور بعض دیگر سورتوں کی آیات کے حوالہ سے بھی صفات باری تعالیٰ کے مضمون کو اجاگر فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ جنت کی نعماء کا جہاں ذکر ہے دراصل یہ تمثیلات ہیں اور اسی پہلو سے ان پر غور کرنا چاہئے۔ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی ایسی نیک نعمتیں تیار کی ہوئی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی کے دل میں خیال تک گزرا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ ساری باتیں انسان کو مجبور کرتی ہیں کہ جنت کی نعماء کے ذکر کو ظاہر پر محمول نہ کیا جائے۔ یہ حکمت کی باتیں ہیں اور تمثیلات ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یاد رکھنا چاہئے کہ باخدا آدمی دنیا سے نہیں ہوتا۔ دنیا کا آدمی دنیا کی نعمتیں پاتا اور آسمان کا آسمانی نعمتیں حاصل کرتا ہے۔ اسی طرح

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

ادا ریہ

رحمی رشتوں کی حفاظت کریں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸؍جنوری ۲۰۰۲ء میں ایک دفعہ پھر احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو صلہ رحمی کی طرف خصوصیت سے توجہ دینے کی تاکید فرمائی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آج کی دنیا میں جو معاشرتی فساد اور بے چینی وانتشار پایا جاتا ہے اس کے بڑے بڑے اسباب میں سے ایک اہم اور بنیادی سبب صلہ رحمی کا فقدان ہے۔ بالخصوص مغربی ترقی یافتہ ممالک جو اپنے آپ کو ایک مہذب و متمدن معاشرہ کے طور پر ظاہر کرتے ہیں ان کا حال اس پہلو سے بہت ہی ابتر ہے۔ انفرادی آزادی کے غلط تصور، خود غرضی، مفاد پرستی، دنیا طلبی، جنسی بے راہروی اور مادیت پسندی کے بڑھتے ہوئے رجحانات نے رحمی رشتوں کے تقدس کو کلیۃً پامال کر کے رکھ دیا ہے۔

گزشتہ دنوں یہاں کے نیشنل میڈیا میں اُس برطانوی جوڑے کا بہت چرچا رہا جو اپنے چند ماہ کے بچے کو سپین میں ایئر پورٹ کے قریب ایک گلی میں تنہا چھوڑ کر خود واپس انگلستان آگیا تھا۔ لیکن یہ ایک واقعہ ہی نہیں بلکہ سینکڑوں ہزاروں افراد اس معاشرہ میں ایسے ہیں جنہیں یا تو اپنے حقیقی والدین کا سرے سے علم ہی نہیں یا علم تو ہے لیکن ان کے ساتھ ان کا کوئی رابطہ و تعلق نہیں کیونکہ انہیں ان کے والدین نے بچپن میں ہی اسی طرح بے یار و مددگار کسی سڑک یا فٹ پاتھ پر چھوڑ دیا تھا یا کسی رفاہی تنظیم یا ادارہ کے سپرد کر دیا تھا۔ چنانچہ ان کی پرورش Foster Parents کے ہاں یا کسی سماجی بہبود کے ادارہ کے زیر انتظام ہو گئی۔ چنانچہ اس خبر کے حوالہ سے برٹش میڈیا میں کئی ایسے پروگرام پیش کئے گئے اور ایسے دردناک کوائف سامنے آئے جن کو پڑھ کر اور سن کر انسان لرز جاتا ہے کہ کیا ایسا بے رحمی کا سلوک کرنے والے بھی انسان ہی ہیں۔ کتنے ہی والدین ہیں جنہیں ان کے بچوں نے مہجور کی طرح کر رکھا ہے۔ اور کتنے ہی بچے ہیں جو اپنے والدین کی محبت اور شفقت سے محروم ہیں۔ اور کتنے ہی بہن بھائی ہیں جو ایک دوسرے کے لئے بیگانہ ہیں۔ صلہ رحمی سے محرومی مغربی دنیا کا ایک ایسا معاشرتی دکھ ہے جس نے اس بظاہر ترقی یافتہ سوسائٹی کو اندر سے کھوکھلا کر رکھا ہے۔ شاید ہی یہاں کوئی گھرانہ ایسا ہو جو اس دکھ سے محفوظ ہو اور رحمی رشتوں میں منسلک ہو کر حقیقی مسرتوں سے ہمکنار ہو۔

یہ وہ مغربی تہذیب ہے جس کی بنیاد اس عیسائیت پر ہے جسے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے نہیں بلکہ سینٹ پال نے دنیا کے سامنے پیش کیا تھا جس کی رو سے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو (نعوذ باللہ) خدائے رحمان کے ایک بیٹے کے طور پر پیش کیا گیا۔ یہ عقیدہ ایسا لغو اور بھیانک ہے جو خدائے رحمان کے غضب اور غصہ کو بھڑکانے والا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ:

"اور وہ کہتے ہیں رحمان نے اپنا بیٹا بنا لیا ہے۔ یقیناً تم ایک بہت بیہودہ بات بنا لائے ہو۔ قریب ہے کہ آسمان اس سے پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ لرزتے ہوئے گر پڑیں کہ انہوں نے رحمان کے لئے بیٹے کا دعویٰ کیا ہے"۔ (مریم:۸۹تا۹۲)

اس تہذیب کے باسیوں نے ربّ رحمان کے متعلق ایسا عقیدہ تراش کر اس کی ناراضگی کی لعنت مول لی اور اس کا ایک نتیجہ یہ ہے کہ ان کے اندر سے رحمی رشتوں کی حرمت بھی اٹھ گئی اور رحمی تعلقات کو منقطع کرنے کے نتیجہ میں یہ خدائے رحمان سے اور بھی دور جا پڑے اور اب یہ سچی محبت اور حقیقی راحت اور آسائش اور قلبی سکون کی تلاش میں سرگرداں ہیں مگر یہ چیزیں سراب کی طرح ان سے مزید دور ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ رحمی رشتوں کی پاکیزہ محبت کی لذتوں سے یہ ناآشنا ہیں اور محبت کی تلاش میں کبھی جنسی بے راہروی کی دلدل میں غرق ہوتے ہیں اور کبھی شراب اور ہیروئین اور دیگر منشیات کا سہارا لیتے ہیں جس کے نتیجہ میں خودکشیاں بڑھ رہی ہیں اور کئی قسم کی مہلک بیماریاں اور خوفناک جرائم پنپ رہے ہیں۔ یقیناً ایسا معاشرہ آج نہیں تو کل خود اپنے ہی ہاتھوں تباہی سے دوچار ہونے والا ہے۔

ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ اس زمانے میں خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ مسلمہ کو اس لئے قائم فرمایا ہے کہ تا وہ خدا اور اس کے رسولؐ کے فرمودات پر عمل کر کے عبادالرحمان پر مشتمل ایسا معاشرہ قائم کرے جس پر ہمیشہ خدا کی رحمت کی نظر پڑتی ہے اور جہاں حقیقی مسرتوں اور راحت و سلامتی کا دور دورہ ہوتا ہے اور جہاں ازواج و اولاد ایک دوسرے کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنتے ہیں۔ اس پہلو سے ہمارے لئے انتہائی ضروری ہے کہ ہم صلہ رحمی کی طرف خصوصیت سے توجہ دیں کیونکہ جو رحمی رشتوں کو کاٹتا ہے وہ خدائے رحمان سے بھی کاٹا جاتا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۳؍جولائی ۱۹۸۸ء کے جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر مستورات سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"رحمی رشتوں کے حق ادا کرنے والوں کے لئے قرآن و حدیث میں بکثرت خوشخبریاں موجود ہیں اور سب سے بڑی خوشخبری یہ ہے کہ جو رحمی رشتوں کے حق ادا کرتا ہے وہ ربّ رحمان کا قرب پا لیتا ہے۔ اسی طرح جو ماں کے رحمی رشتوں کو کاٹتا ہے وہ ربّ رحمان کے رشتوں سے بھی کاٹا جاتا ہے"۔

آپ نے جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

"رحمی رشتوں کی حفاظت پر مستعد ہو جائیں...... اگر اللہ تعالیٰ سے رحم کی امید رکھتے ہو تو رحمی رشتوں کی حفاظت کرو۔ دنیا کے عارضی فوائد کے لئے رحمی حقوق کو قطع نہ کرو۔ خدا آپ کے ساتھ ہو اور جماعت کو ہمیشہ دنیا میں رحمی حقوق کے قائم کرنے کے لئے ایک اعلیٰ نمونہ بنائے"۔

بنامِ امام ایدہ اللہ

اے میری انجمنِ زیست سجانے والے
اَن کہی پیاس میرے مَن کی بجھانے والے

ہم جوئے شیر بھی لائیں تو کرشمہ کس کا
اے دعا سے ہمیں فرہاد بنانے والے

باغبانی کے یہ اسلوب کہاں سے سیکھے
دل میں انوار کے اشجار لگانے والے

آپ آتے ہیں لبِ بام تو ہم دیکھتے ہیں
آج یہ دیکھ کے جلتے ہیں زمانے والے

ایک ہی مکتبۂ عشق کھلا ہے اِمروز
آپ آدابِ محبت ہیں سکھانے والے

رونق صحنِ حرم ہوں گے یہ مہجورِ حرم
وقت دہرائے گا افسانے پرانے والے

جو مقدر تھا ہوا ہے، جو لکھا ہے ہو گا
خود ہی مٹ جائیں گے تحریر مٹانے والے

(سید حمیداللہ نصرت پاشا ۔نائیجیریا)

بقیہ:خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

آپ نے یہ بھی بیان فرمایا کہ انسان کی بہشت انسان کے اندر ہی سے نکلتی ہے۔ ہر ایک کی بہشت اس کا ایمان اور اس کے اعمال صالحہ ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے سورۃ الجمعہ کے دوسرے رکوع کے حوالہ سے بتایا کہ ان آیات پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ جو علماء نے کہا ہے کہ آنحضرت ﷺ جمعہ میں کھڑے تھے، شام کا قافلہ آیا تو سب لوگ سوائے بارہ اشخاص کے آنحضرتؐ کو اکیلا چھوڑ کر ادھر چلے گئے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ روایت درست نہیں۔ قرآن مجید کی دوسری آیات بھی اس کو ردّ کرتی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ دراصل یہ آئندہ زمانے کی پیشگوئی ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ مسلمان دنیا پر اس طرح ٹوٹ پڑیں گے کہ آنحضرتؐ کو گویا اکیلا چھوڑ دیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں صحابہ کا تو یہ حال تھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿رِجَالٌ لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ﴾ کہ انہیں کوئی تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے نہیں روکتی۔

حضور نے آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث کے حوالہ سے بتایا کہ آپؐ نے فرمایا ہے کہ اے لوگو! اللہ کی نافرمانی سے ڈرتے رہو۔ کوئی جان اس وقت تک نہیں مر سکتی جب تک کہ اس کا پورا رزق اسے نہ مل جائے۔ حلال کو لے لو اور حرام کے قریب نہ جاؤ۔

خطبہ کے آخر پر حضور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ زندگی کے بعض ایمان افروز واقعات بیان فرمائے اور بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ضرورت کے وقت آپ کو پہلے سے رزق و مال کے آنے کی خبر دی اور پھر اس کے مطابق ہی وقت پر آپ تک اسے پہنچایا۔

حضور نے آخر پر دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سب احمدیوں کے رزق میں برکت دے۔ حضور نے فرمایا کہ رزق میں کمی کے متعلق بہت سے خطوط ملتے ہیں اور بہت دردناک چٹھیاں ملتی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ مَیں دعا کرتا ہوں عالم الغیب خدا جانتا ہے کہ ان کی ضرورتیں کیا ہیں اور بسا اوقات میری دعا سے بھی پہلے ان کی ضرورتیں حل ہو جاتی ہیں۔

❀❀❀❀............❀❀❀❀

اسلام میں عورت کا مقام

خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
بر موقعہ جلسہ سالانہ (مستورات) جماعت احمدیہ برطانیہ
(فرمودہ یکم اگست ۱۹۸۷ء)

(چوتھی قسط)

عورتوں سے حسن سلوک بانیٔ اسلام حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کا پاک نمونہ

اب جس کے مذہب کے اوپر طعن درازی کی جارہی ہے یعنی حضرت اقدس محمد مصطفےٰ ﷺ ان کا اپنا نمونہ دیکھئے۔ جن پر یہ تعلیم نازل ہوئی تھی اس تعلیم کو انہوں نے کس طرح سمجھا۔ اور کس طرح اس پر عمل کیا اور کس طرح اپنے غلاموں میں اس تعلیم کو رائج فرمایا۔ وہ اسلام تھا۔ اس اسلام پر انگلی اٹھا کر دیکھیں۔

خود حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ عورتوں کی تکلیف اس حد تک بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ ایک دفعہ ایک اونٹ کو تیز دوڑاتے ہوئے دیکھا تو آپؐ نے فرمایا آبگینے ہیں، آبگینے ہیں۔ اس تیزی سے تم اونٹ کو دوڑا رہے ہو اس پر عورتیں سوار ہیں ان کو چوٹ لگ جائے گی۔ (صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی رحمۃ النبی للنساء)۔

جس طرح آپ نے گلاس کے packets پر لکھا دیکھا ہو گا کہ 'Glass with care'۔ یہ محاورہ چودہ سو سال پہلے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے عورت کے لئے ایجاد فرمایا تھا کہ "Glass with care" تو جس کا اپنا رجحان یہ ہو اس کی طرف ظلم کی تعلیم منسوب کرنا سب سے بڑا ظلم ہے۔

ایک دفعہ آنحضرت ﷺ حضرت صفیہؓ کے ساتھ اونٹ پر سوار تھے۔ اونٹ نے ٹھوکر کھائی اور وہ گر گیا۔ سارے عشاق حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی طرف دوڑے تو آپؐ نے فرمایا "المرءۃ المرءۃ" میرا خیال چھوڑو عورت کی خبر لو۔ "Ladies first" یہ محاورہ بھی سب سے پہلے آنحضرت ﷺ کی زبان سے ہی جاری ہوا۔

یہ نہیں کہ آنحضورؐ کو اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے کوئی تلخ بات نہیں سننی پڑی لیکن جب بھی ایسا ہوا اسکے جواب میں آپؐ کا اسوہ جوابی سختی کا نہیں بلکہ نرمی کا تھا۔ بعض اوقات خود امہات المومنینؓ سے ایسی باتیں سرزد ہوئیں جن کے متعلق قرآن کریم نے اس آیت میں ذکر فرمایا۔ ﴿یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَ زِیْنَتَهَا فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا﴾ (سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۲۹) یعنی بعض ایسے مطالبے ضرور ہوتے ہوں گے کہ قرآن کریم کی اس آیت کی رو سے آپؐ کو انہیں طلاق دینا جائز قرار دیدیا گیا۔ آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے یہ تعلیم دی کہ ساری بیویوں کو بلاؤ اور ان سے کہہ دو کہ اگر تم نے یہی مطالبے کرتے چلے جانا ہے تو پھر ٹھیک ہے گھر کا ماحول خراب کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ آؤ میں تمہیں اموال سے لاد کر رخصت کر دیتا ہوں۔ لیکن پھر تم نے میرے ساتھ نہیں رہنا کیونکہ میری ایسی ذمہ داریاں ہیں جن کو ادا کرنے کے لئے میں ایک خاص قسم کی زندگی اختیار کرنے پر مجبور ہوں۔ لیکن عورت کو اس کے حق سے محروم نہیں کیا کہ وہ اچھے حال میں رہے۔ فرمایا ٹھیک ہے تمہیں اختیار ہے میں تمہیں دولت دیتا ہوں ناراضگی کی کوئی بات نہیں مجھ سے رخصت ہو جاؤ۔

پھر قرآن کریم فرماتا ہے کہ ایسی باتیں بھی ہوئیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک راز کی بات اپنی کسی زوجہ محترمہ کو بتائی اور انہوں نے اس راز کو دوسروں پر ظاہر کر دیا۔ اس کے نتیجہ میں بھی حضرت رسول اکرم ﷺ نے کوئی سخت کلامی نہیں کی، مارنا تو در کنار۔ چنانچہ آپؐ نے انہیں صرف اتنا بتایا کہ تم نے یہ راز ظاہر کر دیا ہے۔ ﴿فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ؕ قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ﴾ (سورۃ التحریم آیت نمبر ۴)۔ جب آنحضور ﷺ نے اپنی زوجہ محترمہ کو بتایا کہ جو راز میں نے تمہیں کہا تھا کسی کو نہیں بتانا اس کو تم نے ظاہر کر دیا۔ اس کے سوا کچھ نہیں کہا۔ انہوں نے جواباً کہا کہ آپؐ کو کس نے بتا دیا۔ فرمایا مجھے تو علیم خبیر خدا تعالیٰ نے بتا دیا ہے۔ اس سے کوئی راز پوشیدہ نہیں ہے اور اس کا حق ہے کہ جس کو چاہے جس کے چاہے راز بتا دے۔ پھر فرمایا ﴿اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَ اِنْ تَظٰهَرَا عَلَیْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِیْرٌ﴾ (سورۃ التحریم آیت نمبر ۵) کہ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ اگر تم دونوں (یعنی ایک نے دوسری کو بتایا تھا) توبہ کرو تو حق ہے۔ کیونکہ تمہارے دل غلطی کی طرف مائل ہو چکے ہیں۔ تم سے ایک جرم سرزد ہو چکا ہے۔ اس لئے توبہ کرو تو یہ مناسب ہے۔ لیکن اگر نہیں کرتیں ﴿اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَ اِنْ تَظٰهَرَا عَلَیْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِیْرٌ﴾۔ اگر محمد مصطفیٰ ﷺ کے خلاف تم نے بغاوت کا فیصلہ کر ہی لیا ہے تو یاد رکھو اللہ، جبریل اور صالح مومنین سب محمد مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فرشتے بھی انؐ کے پس پشت کھڑے ہیں ﴿عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ یُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْكُنَّ﴾ (سورۃ التحریم آیت نمبر ۶)۔ اگر تمہیں طلاق بھی دینی پڑے تو خدا تعالیٰ تم سے بہت بہتر بیویوں کا اس کیلئے انتظام کر سکتا ہے۔ وہ تمہارا محتاج نہیں ہے۔

آنحضرت ﷺ نے عورتوں کو جس ذلت کے مقام سے اٹھا کر ایک نہایت ہی عالیشان اور ارفع مقام پر پہنچا دیا۔ اس کے نتیجہ میں عرب معاشرہ میں بنیادی تبدیلیاں پیدا ہو گئیں۔ حضور اکرم ﷺ کو خدا تعالیٰ نے جو پاک تعلیم دی اور آپؐ نے اس کے مطابق جو پاک نمونہ دکھایا اس کے نتیجہ میں ایک نئی سوسائٹی وجود میں آئی اور عورتوں نے مردوں کے برابر اپنے آپ کو سمجھا اور اپنے حق کو برابری کے ساتھ وصول کیا۔ اس سے پہلے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ کوئی عورت اپنے باپ کے مقابل پر کھڑی ہو کر اپنا حق مانگ رہی ہو یا اپنے خاوند کے مقابل کھڑی ہو کر اپنا حق مانگ رہی ہو یا کسی غیر سے اپنا حق مانگ رہی ہو۔ وہ بیچاری تو مظلوم چیز تھی۔ ورثے میں بانٹی جاتی تھی۔ بہرحال رسول اللہؐ پر جب یہ مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی تو آپؐ نے عملاً کچھ عرصہ کے لئے ان سے علیحدگی بھی اختیار کر لی تاکہ انہیں پوری تسلی سے علیحدگی میں اچھی طرح سوچنے اور سمجھنے کا موقع مل جائے۔ اس وقت ان ازواج مطہرات کے والدین کو جب یہ علم ہوا، وہ سمجھانے کیلئے اپنی اپنی بیٹیوں کے پاس پہنچے۔ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کا ذکر ملتا ہے کہ خاص طور پر انہوں نے حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ کو سمجھانے کی کوشش کی۔ پھر وہ حضرت امّ سلمٰی کے پاس پہنچے تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ حضرات کا یہاں کیا کام ہے۔ رسول اکرم ﷺ ہمارے حالات سے بخوبی واقف ہیں اگر آپؐ ہمیں منع کرنا چاہیں تو جس چیز سے منع کرنا چاہیں آپؐ منع کر سکتے ہیں۔ اگر ہم رسول اللہ ﷺ سے مطالبہ نہ کریں تو کس سے کریں۔ کیا آپ حضرات اپنی بیویوں کے معاملہ میں دوسروں کا دخل پسند کرتے ہیں؟ اگر نہیں تو یہاں سے تشریف لے جائیں آنحضرت ﷺ اور ان کی بیویوں کے درمیان دخل اندازی کا آپ کا کوئی کام نہیں۔ اسلام سے پہلے یہ بات کسی عرب کے تصور میں بھی نہیں آسکتی تھی کہ اس طرح عورت کھڑی ہو کر مرد کو مخاطب کر سکتی ہے۔

(طبقات ابن سعد صفحہ ۱۲۹
صحیح مسلم کتاب الطلاق)

ایک دفعہ حضرت عمرؓ کا اپنی بیوی سے ایک معاملہ میں اختلاف رائے ہو گیا۔ ان کی بیگم حضرت عاتکہؓ نماز کی بہت شائق تھیں اور نماز باجماعت کی تو ان کو عادت پڑ چکی تھی۔ وہ نماز باجماعت کے بغیر رہ ہی نہیں سکتی تھیں۔ پس جب پانچ وقت عورت گھر سے نکلے حالانکہ اس پر فرض ہی نہ ہو اور پانچ وقت مسجد میں پہنچے تو پیچھے گھر کی ضروریات کا کیا حال ہوتا ہو گا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے آخر کچھ عرصہ کے حوصلے کے بعد ان سے کہا کہ بی بی بس کرو کافی ہو گئیں نمازیں۔ گھر میں اجازت ہے تم کیوں مسجد جاتی ہو اور کہا کہ خدا کی قسم تم جانتی ہو کہ تمہارا یہ فعل مجھے پسند نہیں۔ انہوں نے کہا: واللہ! جب تک آپ مجھے مسجد جانے سے حکماً نہیں روکیں گے میں نہیں رکوں گی۔ اور حضرت عمرؓ کو یہ جرأت نہیں ہوئی کہ بیوی کو حکماً مسجد جانے سے روک دیں۔ چنانچہ آخر وقت تک انہوں نے یہ سلسلہ نہیں چھوڑا اور باقاعدہ مسجد میں جا کر نمازیں پڑھتی رہیں۔ (صحیح بخاری کتاب الجمعۃ باب هل علی من یشهد جمعة الغسل)

بخاری کی روایت کے مطابق حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ ہمارا حال یہ ہو گیا تھا کہ ہم اپنے گھروں میں اپنی عورتوں سے بے تکلفی سے گفتگو کرتے ہوئے ڈرنے لگے تھے کہ کہیں یہ شکایت نہ کر دیں۔

(کتاب باب النکاح باب الوصاۃ بالنساء)

یہ تھا مرتبہ اس عورت کا جسے ظالمانہ طور پر زندہ درگور کر دیا جاتا تھا جس سے غلاموں اور لونڈیوں سے بدتر سلوک کیا جاتا تھا۔ سب سے زیادہ مظلوم حالت اس دور میں عرب عورت کی تھی مگر آنحضور ﷺ نے کس گری ہوئی حالت سے اٹھایا اور کس بلند شان پر پہنچا دیا۔

تمام زندگی میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے کسی عورت پر ہاتھ نہیں اٹھایا، کسی بچے پر ہاتھ نہیں اٹھایا، کسی غلام پر ہاتھ نہیں اٹھایا۔ اس لئے اس بات سے ایک اور نکتہ بھی نکلتا ہے کہ وہ تعلیم جو آپؐ پر نازل ہوئی ﴿وَاضْرِبُوْهُنَّ﴾ وہ آپؐ کے دل کی تعلیم نہیں تھی۔ وہ خدائے واحد و یگانہ کا پیغام تھا کہ جس کے قلب کی یہ حالت ہو کہ ساری عمر اپنے غلاموں سے، اپنے ماتحتوں سے، اپنے دشمنوں سے یہ سلوک رہا ہو کہ جو زیادتیاں بھی کر رہے ہوں، نافرمانیاں بھی کر رہے ہوں، ان کے متعلق منہ سے سخت کلام بھی نہ نکلا ہو وہ یہ تعلیم سوچ ہی نہیں سکتا کہ ﴿فَاضْرِبُوْهُنَّ﴾ (ان کو مارو)۔

اس لئے جو خدا انسانی فطرت سے واقف ہے، جو جانتا ہے کہ بعض گھروں میں عورتیں ایسے طریق اختیار کر لیتی ہیں کہ اگر ان کو یہ خوف نہ رہے کہ ایک مقام پر جا کر ان کو سزا ملے گی تو وہ حد سے زیادہ بڑھنا شروع ہو جائیں گی۔ ذاتی طور پر یہ آنحضرت ﷺ کے مزاج کے خلاف بات تھی۔

اس تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"رسول اللہ ﷺ ساری باتوں کے کامل نمونہ ہیں۔ آپؐ کی زندگی میں دیکھو کہ آپؐ عورتوں کے ساتھ کیسی معاشرت کرتے تھے۔ میرے نزدیک وہ شخص بزدل اور نامرد ہے جو عورت کے مقابلے میں کھڑا ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی پاک زندگی کا مطالعہ کرو تا تمہیں معلوم ہو کہ آپؐ ایسے خلیق تھے۔ باوجودیکہ کہ آپ بڑے بارعب تھے لیکن اگر کوئی ضعیفہ عورت بھی آپ کو کھڑا کرتی تھی تو آپؐ اس وقت

تک کھڑے رہتے تھے جب تک کہ وہ اجازت نہ دے۔(ملفوظات جلد نمبر ۴ صفحہ نمبر ۴۴)

یہ ہے اسلامی تعلیم جو اس رسولؐ نے سمجھی جس پہ وہ آیت نازل ہوئی تھی جسے اعتراض کا نشانہ بنایا جارہا ہے اور یہ ہے اس کی زندگی بھر کا نمونہ۔ اور کسی کو حق نہیں ہے کہ قرآن کریم سے کوئی ایسا نتیجہ اخذ کرے جو آنحضرتؐ کے اپنے کردار کے خلاف ہو۔ حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کا کامل نمونہ قرآن کریم کی کامل تفسیر ہے اس کے مطابق فیصلہ ہوگا کہ کوئی تعلیم کیا ہے اور اس کا مقصود کیا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اس زمانہ میں اس تعلیم کو حضرت محمد مصطفی ﷺ کے آئینہ میں دیکھا۔ اور اسی آئینہ میں اس کو سمجھا۔ فتاوی احمدیہ جلد دوم صفحہ ۳۸ پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی ایک تحریر درج ہے آپ نے فرمایا:۔

"میں جب کبھی اتفاقاً ایک ذرہ درشتی اپنی بیوی سے کروں تو میرا بدن کانپ جاتا ہے کہ ایک عورت کو خدا تعالیٰ نے صدہا کوس سے لاکر میرے حوالے کیا، شاید معصیت ہوگی کہ مجھ سے ایسا ہوا۔ تب میں ان کو کہتا ہوں کہ تم اپنی نماز میں میرے لئے دعا کرو کہ اگر یہ عمل خلاف مرضی حق تعالیٰ ہے تو وہ مجھے معاف کر دے۔ اور میں بہت ڈرتا ہوں کہ ہم کسی ظالمانہ حرکت میں مبتلا نہ ہو جائیں"۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا نمونہ، آپ کی ساری زندگی کی باتیں ہمارے گھروں میں آج تک زندہ چلی آرہی ہیں۔ کوئی دیر کی بات نہیں۔ ایسا پاک نمونہ تھا حضرت اماں جانؓ کے ساتھ 'ایسا پاک سلوک تھا، ایسا محبت اور شفقت اور نرمی کا سلوک تھا کہ آج دنیا میں سب سے بڑا دعویدار بھی جو یہ کہنا چاہتا ہو کہ میں اپنی بیوی سے حسن سلوک کرتا ہوں اس نمونے کا پاسنگ بھی نہیں دکھا سکتا۔ یہ بہت ہی باریک اور لطیف نکتہ ہے جس کی طرف متوجہ ہونا چاہئے کہ جس پر ظلم کیا گیا ہے اس کی دعا شامل نہیں ہوگی تو مغفرت نہیں ہو گی۔ اس کی بخشش ضروری ہے۔ پس یہ اتفاقی منہ سے نکلا ہوا کلام نہیں ہے بلکہ ایک عارف باللہ کا کلام ہے۔ اس میں ہمارے لئے بہت ہی بڑی نصیحت پوشیدہ ہے۔ جب بھی آپ کسی کے خلاف زیادتی کرتی ہیں اگر وہ انسان ہے تو انسان سے معافی مانگ لینا ضروری ہو جاتا ہے۔ ورنہ تو دنیا میں بڑا ظلم ہو جائے کہ ظلم انسانوں پر کریں اور معافیاں خدا تعالیٰ سے مانگتے رہیں۔ خدا تعالیٰ سے بھی معافی مانگنی ہو گی کیونکہ اس کی تعلیم کے خلاف ظلم کیا ہے لیکن جس کے خلاف زیادتی ہوئی ہے جب تک اس سے معافی نہ مانگی جائے اس وقت تک انسان حقیقت میں معافی کا حقدار قرار نہیں پاتا۔

پردہ کی حکمتیں

جہاں تک پردہ کی تعلیم کا ذکر ہے اور اس پر اعتراضات کے مضمون کا سوال ہے، میں چونکہ اس مضمون پر بارہا روشنی ڈال چکا ہوں اس لئے سردست اس سے گذر جاتا ہوں صرف اتنا بتانا مناسب ہوگا کہ پردہ کے پیچھے حکمتیں کیا ہیں اور اسلامی پردہ کی نوعیت کیا ہے۔ خلاصۃً چند نکات آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

پہلی بات یہ ہے کہ نظر کا پردہ ہے جس پر زور دیا گیا ہے۔ اور اس میں مرد اور عورت دونوں برابر کے شریک ہیں۔ عورت کو یہ تعلیم ہے کہ بطور خاص اس بات کا خیال رکھے کہ خدا تعالیٰ نے اسے حسین اور دلکش بنایا ہے اس لئے اگر وہ ذرا بھی زینت اختیار کرے گی اور اپنے اعضا کو چھپانے میں احتیاط سے کام نہیں لے گی تو مرد بھٹک جائیں گے اس لئے ان پر رحم کرے اور اپنے آپ کو سمیٹ کر چلے۔ اور اپنے حسن کی حفاظت کرے۔

چادر وغیرہ کے پردہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو اسلامی اصول کی فلاسفی میں وضاحت فرمائی ہے وہ اس زمانہ کے لوگوں کے لئے اس مضمون کو بڑی وضاحت سے پیش فرما رہی ہے۔

اسکے علاوہ بوڑھی عورتوں کو اسلام پردہ سے مستثنیٰ قرار دیتا ہے۔ یعنی ایسی عورتیں جن کے متعلق کسی ظالم کا بد نظر ڈالنے کا سوال ہی باقی نہ رہے۔ کام کرنے والی عورتوں اور خدمت کرنے والی عورتوں کو بھی اس حد تک پردہ کی پابندی سے آزاد رکھا گیا ہے جس حد تک کام کے سلسلہ میں ان کا اپنی زینت کو ظاہر کرنا ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:

"خدا کی کتاب میں پردہ سے یہ مراد نہیں کہ فقط عورتوں کو قیدیوں کی طرح حراست میں رکھا جائے۔ یہ ان نادانوں کا خیال ہے جن کو اسلامی طریقوں کی خبر نہیں۔ بلکہ مقصود یہ ہے کہ عورت اور مرد دونوں کو آزاد نظراندازی سے اور اپنی زینت کے دکھانے سے روکا جائے کیونکہ اس میں دونوں مرد اور عورت کی بھلائی ہے۔ بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ خوابیدہ نگاہ سے غیر محل پر نظر ڈالنے سے اپنے تئیں بچا لینا اور دوسری جائز النظر چیزوں کو دیکھنا اس طریق کو عربی میں غضِ بصر کہتے ہیں"۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۳۰۔ روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۴۴ مطبوعہ لندن ۱۹۸۴ء) ۔ یعنی اگر خوابیدہ نظر پڑ جائے تو یہ اس تعلیم قرآنی کے خلاف نہیں ہے کیونکہ غضِ بصر میں یہ خوابیدہ نظر بھی شامل ہے۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ فی زمانہ یہ تعلیم قابل عمل نہیں رہی کیونکہ چودہ سو سال کے اندر دنیا کے حالات بدل چکے ہیں۔ اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ فرماتے ہیں:

"مگر اے پیارو! خدا تعالیٰ آپ تمہارے دلوں میں الہام کرے ابھی وہ وقت نہیں کہ تم ایسا کرو۔" سردست زمانے کے حالات ایسے نہیں کہ پردہ میں کوتاہی کی جائے۔ اسکا ذکر فرماتے ہیں "اور اگر ایسا کرو گے تو ایک زہرناک بیج قوم میں پھیلاؤ گے۔ یہ زمانہ ایک ایسا نازک زمانہ ہے اگر کسی زمانے میں پردے کی رسم نہ ہوتی تو اس زمانے میں ضرور ہونی چاہئے تھی۔ کیونکہ کلجگ ہے اور زمین پر بدی اور فسق و فجور اور شراب خوری کا زور ہے اور دلوں میں دہریہ پن کے خیالات پھیل رہے ہیں اور خدا تعالیٰ کے احکام کی دلوں سے عظمت اٹھ گئی ہے۔ زبانوں پر سب کچھ ہے اور لیکچر بھی منطق اور فلسفہ سے بھرے ہوئے ہیں مگر دل روحانیت سے خالی ہیں۔ ایسے وقت میں کب مناسب ہے کہ اپنی غریب بکریوں کو بھیڑیوں کے بنوں میں چھوڑ دیا جائے"۔

(لیکچر لاہور صفحہ ۳۷)

جو مرد اور عورتیں مجھ سے بار بار سوال کرتے ہیں ان کو میں اس سے بہتر جواب نہیں دے سکتا کہ میں پردہ کے معاملہ میں جو جماعت کو ایک حکمت عملی اختیار کرنے کی بار بار تلقین کرتا ہوں وہ کیا ہے۔ اسی عبارت میں جو روح ہے وہی میں چاہتا ہوں کہ اسے نافذ کیا جائے۔ آج کل کے حالات گندے ہیں۔ جن احمدی گھروں نے پردہ کے معاملہ میں بے پروائیاں کی ہیں ان میں سے بعض روتی ہوئی میرے پاس پہنچتی ہیں کہ ہماری بچی ہاتھ سے نکل گئی ہے، ہمارے ساتھ یہ ظلم ہو گیا ہمارے ساتھ وہ ظلم ہو گیا۔ معاشرہ بہت گندہ ہے۔ بہت بھیانک جرائم ہیں جن کا مختصر ذکر میں کر چکا ہوں۔ چھوٹی تین تین' چار چار سال کی بچیوں پر جو معاشرہ ہاتھ اٹھا رہا ہو وہاں اگر ان کے پردہ کی حفاظت نہیں کریں گی تو آپ کیسے اپنی بچیوں کو محفوظ سمجھ سکتی ہیں۔

تعدّدِ ازدواج

ایک یہ اسلامی حکم ایسا ہے جس کے متعلق اہل مغرب میں خصوصیت کے ساتھ چرچا رہتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اسلام نے بڑا ظلم کیا ہے کہ ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کی اجازت دے دی اور صرف مرد کو دی عورت کو نہیں۔ دو اعتراضات کیے جاتے ہیں۔

پہلے تو میں قرآنی الفاظ آپ کے سامنے رکھتا ہوں کہ آپ اس کے مفہوم کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ کیوں اجازت دی اور کن شرائط کے ساتھ دی۔ اور کیا ایسی صورت میں اجازت دینا درست تھا یا ناجائز تھا۔ فرمایا ﴿وَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تُقۡسِطُوۡا فِی الۡیَتٰمٰی فَانۡکِحُوۡا مَا طَابَ لَکُمۡ مِّنَ النِّسَآءِ مَثۡنٰی وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ۚ فَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تَعۡدِلُوۡا فَوَاحِدَۃً اَوۡ مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُکُمۡ ؕ ذٰلِکَ اَدۡنٰۤی اَلَّا تَعُوۡلُوۡا ؕ وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِہِنَّ نِحۡلَۃً ؕ فَاِنۡ طِبۡنَ لَکُمۡ عَنۡ شَیۡءٍ مِّنۡہُ نَفۡسًا فَکُلُوۡہُ ہَنِیۡٓـًٔا مَّرِیۡٓـًٔا﴾ (سورۃ النساء آیت ۴،۵)۔ فرمایا اگر تمہیں خوف ہو کہ تم یتیموں کے بارہ میں انصاف نہ کر سکو گے تو جو صورت تمہیں پسند ہو کر لو۔ یعنی غیر یتیم عورتوں میں سے دو دو اور تین تین اور چار چار نکاح کر سکتے ہو۔ لیکن اگر تمہیں یہ خوف ہو کہ تم عدل نہ کر سکو گے تو ایک ہی عورت پر اکتفا کرنا ضروری ہے۔ یا وہ جو تمہارے ہاتھوں کے تابع ہو۔ اس طریق سے بہت قریب ہے کہ تم ظالم نہ ہو جاؤ۔ اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے ادا کرو۔ پھر اگر وہ اپنے دل کی خوشی سے اس میں سے کچھ تمہیں دیں تو اس میں سے بے شک کچھ استعمال کرو۔ لیکن عورت کی ملکیت پر اس کی مرضی کے بغیر نظر نہیں ڈالنی یہ اس کا مفہوم ہے۔

یہ جو چار شادیوں تک کی اجازت ہے اس کے مختلف پہلو ہیں جن کو میں آپ کے سامنے الگ الگ نمایاں طور پر کھول کر رکھنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلی تو یہ بات ہے کہ یہ اجازت مشروط ہے اور دونوں طرف سے سخت شرطوں نے اس اجازت کو گھیر رکھا ہے۔ اس آیت کے آغاز میں ہی یہ بیان فرمایا گیا ﴿وَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تُقۡسِطُوۡا﴾ کہ اگر تمہیں یہ ڈر ہو کہ تم یتامیٰ کے درمیان انصاف نہیں کر سکو گے تب تمہیں اجازت ہے۔ یعنی انصاف کی حفاظت کی خاطر اجازت ہے کہ ایک سے زیادہ بیویاں کر لو۔ غالباً مراد یہ ہے کہ کوئی یتیم بچی جو تمہارے گھر میں رہتی ہے اور خطرہ ہے کہ تم اس سے انصاف نہیں کر سکو گے تو بہتر ہے کہ شادی کر کے اس سے عزت کا سلوک کرو۔ اور اجازت دینے کے بعد فرمایا ﴿فَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تَعۡدِلُوۡا فَوَاحِدَۃً﴾ اب دوبارہ ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ ایک سے زائد شادیوں کے لئے تمہاری انصاف کرنے کی استعداد لازمی شرط ہے۔ اگر تمہیں یہ وہم ہو کہ تم ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کے نتیجہ میں انصاف پر قائم نہیں رہ سکو گے تو یاد رکھنا کہ ایک ہی شادی پر اکتفا لازم ہے۔ آج کی دنیا میں جہاں تک میں نے نظر ڈالی ہے، شاذ کے طور پر ہی آپ کو مسلمانوں میں سے کوئی ایسا مرد دکھائی دے گا جو ایک سے زیادہ شادیاں کر کے دونوں کے درمیان کامل انصاف کرتا ہو۔ اسلئے بظاہر اسلام کے نام پر جو ایک سے زائد شادیاں کرنے والے مرد دکھائی دیتے ہیں وہ اسلام کے نام پر شادیاں کر کے اسلام پر عمل نہیں کر رہے بلکہ مخالفت کر رہے ہیں۔ میرے علم میں کئی ایسے مرد ہیں جنہوں نے ایک سے زائد شادی کی اور پرانی بیوی کو معلقہ کی طرح چھوڑ دیا۔ اور پھر اسکے گھر جھانک کر بھی نہیں دیکھا۔

ہمارے ایک تعلق والے دوست ہندوستان سے تشریف لائے اور انہوں نے اخبارات میں ایک اشتہار شائع کیا۔ اس کا مضمون یہ تھا کہ میں شادی شدہ ہوں میرے اتنے بچے ہیں لیکن میں ضرورت محسوس کرتا ہوں کہ دوسری شادی کروں اس لئے اگر یورپ کی کوئی خاتون اس بات کے لئے آمادہ ہو (اور غالباً جرمن قوم کو خاص طور پر مخاطب کیا تھا) کہ جرمن قوم میں چونکہ ایسی عورتیں ہیں جو جنگ کے بعد بیچاری تنہا رہ گئی ہیں اور کوئی انکا پرسان حال نہیں، اسلئے اگر ان میں سے کوئی خاتون راضی ہوں تو اپنا نام پیش کریں۔ ان کو اتنی چٹھیاں ملیں کہ ہزارہا خطوط کی چھان بین کے لئے ایک پرائیویٹ سیکرٹری رکھنا پڑا تا کہ وہ جانچ پڑتال کرنے کے بعد چند خواتین کے کوائف خصوصی توجہ کے لئے ان کے سامنے پیش کرے۔ وہ صاحب

باقی صفحہ نمبر ۹ پر ملاحظہ فرمائیں

معاش کی تنگی اور دوسری تنگیوں سے راہ نجات تقویٰ ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفت رازق و رزّاق کا تذکرہ

وقف جدید کے نئے سال کا اعلان۔ دنیا بھر کی جماعتوں میں امریکہ اول نمبر پر ہے، پاکستان دوم اور برطانیہ تیسرے نمبر پر رہا۔ جرمنی چوتھے نمبر پر آیا

۱۱۰ ممالک کے ۳ لاکھ ۵۵ ہزار سے زائد افراد وقف جدید کے مالی جہاد میں شامل ہو چکے ہیں

جماعت احمدیہ عالمگیر کو نئے سال کی مبارکباد۔ اللہ تعالیٰ اس سال کو جماعت کے لئے غیر معمولی ترقیات و فتوحات کا سال بنا دے اور اپنے بندے حضرت مسیح موعودؑ سے جو وعدے کئے تھے ان کا فیض ہر احمدی کو پہنچتا رہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۴؍ جنوری ۲۰۰۲ء بمطابق ۴؍ صلح ۱۳۸۱ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم ۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين ۔

تحریک جدید کے سال نو کے اعلان کے وقت میں نے اللہ تعالیٰ کی صفت رازق اور رزّاق کے موضوع پر خطبہ بیان کیا تھا۔ آج انشاء اللہ تعالیٰ وقف جدید کے نئے سال کا اعلان ہونا ہے۔ اس موقع پر میں صفت رزاقیت کے مضمون ہی کو آگے بڑھاؤں گا اور جو حصہ باقی بچے گا وہ انشاء اللہ آئندہ خطبہ میں بیان کیا جائے گا۔

پہلی آیت سورۃ الرعد کی ۲۷ویں آیت ہے ﴿اَللّٰہُ یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَیَقۡدِرُ ؕ وَفَرِحُوۡا بِالۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ؕ وَمَا الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَا فِی الۡاٰخِرَۃِ اِلَّا مَتَاعٌ﴾۔ اللہ جس کے لئے چاہے رزق کشادہ کرتا ہے اور تنگ بھی کرتا ہے۔ اور وہ لوگ دنیا کی زندگی پر ہی خوش ہو گئے ہیں اور آخرت میں دنیا کی زندگی کی حقیقت ایک معمولی سامانِ عیش کے سوا کچھ نہ ہوگی۔

دوسرا ہے ﴿اَللّٰہُ یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَیَقۡدِرُ لَہٗ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ﴾ اللہ ہی ہے جو اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہے اس کے لئے رزق تنگ کر دیتا ہے یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

اب سورۃ الروم کی آیت ۳۸ویں ہے۔ ﴿اَللّٰہُ یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَیَقۡدِرُ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ﴾ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ جس کے لئے چاہتا ہے رزق کشادہ کرتا ہے اور تنگ بھی کرتا ہے۔ یقیناً اس میں ایمان لانے والی قوم کے لئے بہت سے نشانات ہیں۔

پھر سورۃ السبا کی چالیسویں آیت ہے ﴿اَللّٰہُ یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِہٖ وَیَقۡدِرُ لَہٗ ؕ وَمَاۤ اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ فَہُوَ یُخۡلِفُہٗ ۚ وَہُوَ خَیۡرُ الرّٰزِقِیۡنَ﴾ تو کہہ دے کہ یقیناً میرا رب اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہے رزق کشادہ کرتا ہے اور کبھی اس کے لئے رزق تنگ بھی کر دیتا ہے اور جو چیز بھی تم خرچ کرتے ہو تو وہی ہے جو اس کا بدلہ دیتا ہے اور وہ رزق عطا کرنے والوں میں سے سب سے بہتر ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے عہد مبارک میں (خوراک کی) قیمتیں بڑھ گئیں تو لوگوں نے آپؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہمارے لئے قیمتیں مقرر فرما دیں۔ آپؐ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ ہی قیمتیں مقرر فرمانے والا ہے، تنگی پیدا کرنے والا ہے، فراخی عطا کرنے والا ہے اور رزق دینے والا ہے۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ میں اپنے رب سے ایسے حال میں ملوں گا کہ تم میں سے کوئی ایک بھی نہیں ہوگا جو کسی خونی یا مالی جھگڑے کے بارہ میں ظلم کا الزام دے کر مجھ سے بدلہ کا مطالبہ کر سکے۔ (ترمذی۔ کتاب البیوع)

اس حدیث میں خاص طور پر یہ بات قابل ذکر ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا یہ بیان فرمودہ بہت ہی عمدہ اقتصادی اصول ہے۔ اقتصادی اصولوں کو جبراً حکومت کی وجہ سے تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ اگر کوئی مہنگائی ہو رہی ہے تو زبردستی مہنگائی کم کریں گے تو وہ چیزیں ایک دم غائب ہو جائیں گی جو مارکیٹ سے کم سے کم کچھ مہنگی قیمت پہ مل تو جاتی تھیں۔ تو یہ ایک بنیادی اصول آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا ہے جس کے نتیجہ میں یہ سبق ہمیشہ کے لئے ہمیں ملتا ہے کہ اقتصادیات پر جبر کوئی نہیں ہوا کرتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے انکار فرما دیا کہ میں ہرگز اقتصادی جبر نہیں کروں گا۔ جس قیمت پر جو ملتا ہے، جو اللہ تعالیٰ نے قانون بنایا ہے اس کے مطابق عمل کرو۔

ابن ماجہ کتاب الادب میں ہے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو استغفار کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر غم سے رہائی کی راہ نکال دیتا ہے اور ہر تنگی سے سہولت پیدا کر دیتا ہے۔ اور اسے ان راہوں سے رزق عطا کرتا ہے جس کا وہ گمان نہیں کر سکتا۔

اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

''قبض بسط رزق کا سِر ایسا ہے کہ انسان کی سمجھ میں نہیں آسکتا''۔ سمجھ میں نہیں آتا کیوں کسی کا رزق کم کیا گیا ہے، کیوں کسی کا رزق زیادہ کیا گیا ہے۔ ''ایک طرف تو مومنوں سے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں وعدے کئے ہیں مَنۡ یَّتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ فَہُوَ حَسۡبُہٗ یعنی جو اللہ پر توکل کرتا ہے اس کے لئے اللہ کافی ہے۔ پھر ہے مَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا وَّیَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ جو اللہ تعالیٰ کیلئے تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے کہ اس کو معلوم بھی نہیں ہوتا...... پھر باوجود ان وعدوں کے دیکھا جاتا ہے کہ کئی آدمی جو صالح اور متقی اور نیک بخت ہوتے ہیں اور ان کا شعارِ اسلام صحیح ہوتا ہے مگر وہ رزق سے تنگ ہیں۔ رات کو ہے تو دن کو نہیں، دن کو ہے تو رات کو نہیں......

اس قسم کے واقعات ہوتے ہیں مگر تجربہ دلالت کرتا ہے کہ یہ امور خدا کی طرف منسوب نہیں ہو سکتے۔ ہمارا یہ مذہب ہے کہ وہ وعدے جو خدا تعالیٰ نے کئے ہیں کہ متقیوں کو خود اللہ تعالیٰ رزق دیتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیتوں میں بیان کیا ہے یہ سب سچے ہیں۔ اور سلسلہ اہل اللہ کی طرف دیکھا جاوے تو کوئی ابرار میں سے ایسا نہیں ہے کہ بھوکا مرا ہو۔ مومنوں نے جن پر شہادت دی اور جن کو اتقیاء مان لیا گیا ہے یہ بھی نہیں کہ وہ فقر و فاقہ سے بچے ہوئے تھے گو اعلیٰ درجہ کی خوشحالیاں نہ ہوں مگر اس قسم کا اضطراری فقر و فاقہ بھی کبھی نہیں ہوا کہ عذاب محسوس کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے فقر اختیار کیا ہوا تھا مگر آپ ﷺ کی سخاوت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خود آپؐ نے اختیار کیا ہوا تھا نہ کہ بطور سزا تھا۔ غرض اس راہ میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ بعض ایسے لوگ دیکھے جاتے ہیں کہ بظاہر متقی اور صالح ہوتے ہیں مگر رزق سے تنگ ہوتے ہیں۔ ان سب حالات کو دیکھ کر آخر یہی کہنا پڑتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے وعدے تو سب سچے ہیں لیکن انسانی کمزوری ہی کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔''

(الحکم۔ جلد ۶۔ نمبر ۳۰۔ بتاریخ ۲۴؍ اگست ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:۔

''معاش کی تنگی اور دوسری تنگیوں سے راہ نجات تقویٰ ہی ہے۔ ...... کوئی یہ نہ کہے کہ کفار کے پاس بھی مال و دولت اور املاک ہوتے ہیں اور وہ اپنی عیش و عشرت میں منہمک اور مست رہتے ہیں۔

مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ دنیا کی آنکھ میں بلکہ ذلیل دنیاداروں اور ظاہر پرستوں کی آنکھ میں خوش معلوم دیتے ہیں مگر در حقیقت وہ ایک جلن اور دُکھ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ تم نے ان کی صورت کو دیکھا ہے مگر مَیں ایسے لوگوں کے قلب پر نگاہ کرتا ہوں۔ وہ ایک سعیر اور سلاسل واغلال میں جکڑے ہوئے ہیں۔" (الحکم۔ جلد ۵۔ نمبر ۱۱۔ بتاریخ ۲۴/ مارچ ۱۹۰۱ء۔ صفحہ ۳)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے گا، اس کو اللہ تعالیٰ ایسے طور سے رزق پہنچائے گا کہ جس طور سے معلوم بھی نہ ہوگا۔ رزق کا خاص طور سے اِس واسطے ذکر کیا کہ بہت سے لوگ حرام مال جمع کرتے ہیں اگر وہ خدا تعالیٰ کے حکموں پر عمل کریں اور تقویٰ سے کام لیں تو خدا (تعالیٰ) ان کو خود رزق پہنچادے۔" (البدر۔ جلد ۲۔ نمبر ۲۸۔ بتاریخ ۳۱/ جولائی ۱۹۰۳ء۔ صفحہ اوّل)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اصل رازق خدا تعالیٰ ہے۔ وہ شخص جو اُس پر بھروسہ کرتا ہے کبھی رزق سے محروم نہیں رہ سکتا۔ وہ ہر طرح سے اور ہر جگہ سے اپنے پر توکّل کرنے والے شخص کے لئے رزق پہنچاتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو مجھ پر بھروسہ کرے اور توکّل کرے، مَیں اس کے لئے آسمان سے برساتا اور قدموں سے نکالتا ہوں۔ پس چاہئے کہ ہر ایک شخص خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرے۔"

(بدر۔ جلد ۶۔ نمبر ۳۸۔ بتاریخ ۱۹/ ستمبر ۱۹۰۷ء۔ صفحہ ۷)

پھر یہ آیت قرآنی ﴿قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْهِ وَلَا خِلٰلٌ﴾ (ابراھیم: ۳۲) تو میرے اُن بندوں سے کہہ دے جو ایمان لائے ہیں کہ وہ نماز قائم کریں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے مخفی طور پر بھی اور علانیہ طور پر بھی خرچ کریں پیشتر اس کے کہ وہ دن آجائے جس میں کوئی خرید و فروخت نہیں ہوگی اور نہ کوئی دوستی (کام آئے گی)۔

جو علانیہ ہے یہ بھی دکھاوے کی خاطر نہیں ہے بلکہ اس غرض سے ہے تاکہ دوسروں کو بھی تحریک ہو۔ تو ہر شخص کی نیتوں کا حال اللہ بہتر جانتا ہے اگر اس نیت سے کوئی علانیہ بھی کرتا ہے کہ میرے علانیہ خرچ کرنے سے دوسروں کو تحریک ہوگی تو اس کی اجازت ہے۔ اگر کوئی مخفی اس لئے خرچ کرتا ہے کہ میرے نفس میں موٹائی نہ آجائے، مجھے اپنے نفس کی طرف سے دھوکہ نہ لگ جائے تو یہ اور بھی بہتر ہے۔ تو ہمارے چندوں کی تحریک میں بھی یہ دونوں طریق جائز ہیں۔ علانیہ بھی کئے جاتے ہیں۔ لیکن جو شخص دکھاوے کے لئے کرتے ہیں اکثر دیکھا گیا ہے کہ وہ پھر چندہ ادا نہیں کیا کرتے، وہ صرف وعدے بڑے بڑے لکھا دیتے ہیں پھر ان کو کبھی بھی چندہ ادا کرنے کی توفیق نہیں ملتی۔

پھر سورۃ فاطر کی آیت ۳۰ ہے: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ کِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِیَۃً یَّرْجُوْنَ تِجَارَۃً لَّنْ تَبُوْرَ﴾ (سورۃ فاطر: ۳۰) یقیناً وہ لوگ جو کتاب اللہ پڑھتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور اس میں سے جو ہم نے ان کو عطا کیا ہے پوشیدہ بھی خرچ کرتے ہیں اور اعلانیہ بھی، وہ ایسی تجارت کی امید لگائے ہوئے ہیں جو کبھی تباہ نہیں ہوگی۔

دیکھو دنیا کی تجارتیں تو تباہ ہوتی رہتی ہیں اور بڑی بڑی تجارتیں بھی، کتنی بڑی بھی ہوں، لاکھوں کروڑوں کی ہوں وہ بھی جب کام ٹوٹتا ہے تو پتہ بھی نہیں لگتا کہ پیسے گئے کہاں۔ بعض لوگ اپنی حماقت کی وجہ سے ناجائز توقعات پر خرچ کرتے ہیں۔ ابھی تجارت شروع بھی نہیں ہوئی ہوتی، اس امید پر کہ تجارت کا مال بہت آئے گا، وہ اپنے خرچ بڑھا دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو ہمیشہ بے برکتی ہوتی ہے۔ تو رزق کا حال تو اللہ بہتر جانتا ہے وہ دلوں کو جانتا ہے اس لئے اس کے مطابق ان سے سلوک کرتا ہے۔ اس لئے یہ خیال غلط ہے کہ کوئی کہہ دے کہ نیک اولاد تھی پھر کیوں اس کو ایسا ہوا، اس کے دل کے اوپر اللہ تعالیٰ کی نظر ہے وہ اگر دکھاوے لئے بات کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں کبھی برکت نہیں ڈالے گا۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اے ابن آدم! اگر تُو مال خرچ کرے گا تو یہ تیرے لئے بہتر ہوگا اور اگر تُو اسے روکے گا تو یہ تیرے لئے بہت بُرا ہوگا۔ ہاں ایسی حالت میں تجھ پر کوئی ملامت نہیں کہ جب تُو بمشکل گزارہ کر رہا ہو اور تُو اُس سے شروع کر جس کا نان و نفقہ تیرے ذمہ ہے۔ اور (یاد رکھ کہ) اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ (مسند احمد بن حنبل۔ باقی مسند الانصار)

حضرت حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: صدقہ (یعنی اللہ کی راہ میں مال خرچ) کیا کرو کیونکہ تم پہ وہ زمانہ آنے والا ہے کہ جب ایک شخص اپنا صدقہ (یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کیا جانے والا مال) لئے پھرے گا مگر جس کو وہ دیا جاتا ہے وہ کہے گا کہ اگر تُو اسے کل لاتا تو مَیں قبول کر لیتا مگر مَیں آج نہیں کروں گا۔

(سنن نسائی۔ کتاب الزکوٰۃ)

بخاری کتاب التمنّی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صرف دو آدمی ایسے ہیں جن کے بارہ میں حسد (یعنی رشک) جائز ہے۔ ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن عطا کیا ہو اور وہ دن رات اس کی تلاوت کرتا ہو۔ (اس پر رشک کرنے والا کہتا ہے) کاش مجھے بھی ویسی چیز دی جاتی جو اُسے دی گئی ہے تو مَیں بھی ویسے ہی کرتا جیسے یہ کرتا ہے۔ اور دوسرا شخص وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو جس کو وہ وہاں خرچ کرتا ہے جہاں خرچ کرنے کا حق ہے (اس پر رشک کرنے والا کہتا ہے) کاش مجھے بھی ویسی چیز دی جاتی جو اسے دی گئی تو مَیں بھی ویسے ہی کرتا جیسے یہ کرتا ہے۔ (بخاری۔ کتاب التمنّی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب عورت اپنے گھر کے خرچ میں سے کچھ خرچ کرتی ہے، بشرطیکہ اس سے فساد پیدا نہ ہو، تو اس کو اس کے خرچ کرنے کی وجہ سے اجر ملے گا جبکہ اس کے خاوند کو بھی اس کا اجر ملے گا کیونکہ وہ مال وہی کما کر لایا ہے۔ (بخاری، کتاب الزکوٰۃ)

اب شرط اس کی یہی ہے کہ مال خاوند نے کمایا ہو۔ بعض لوگ بیویوں کی کمائی پر بیٹھے رہتے ہیں اور کھانا کھاتے ہیں اور اس میں جو وہ خرچ کرتے ہیں اور ان کا کوئی خرچ نہیں ہے۔ اصل خرچ وہی ہے جو خاوند کما کر لائے اور اس میں سے بیوی ہاتھ روک کر کچھ بچائے اور پھر صدقہ خیرات کرے تو اس کی جزا دونوں کو ملتی ہے، خاوند کو بھی اور بیوی کو بھی۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اے ایمان والو! تم ان مالوں میں سے لوگوں کو بطریق سخاوت یا احسان یا صدقہ وغیرہ دو، جو تمہاری پاک کمائی ہے یعنی جس میں چوری یا رشوت یا خیانت یا غبن کا مال یا ظلم کے روپیہ کی آمیزش نہیں۔ اور یہ قصد تمہارے دل سے دُور رہے کہ ناپاک مال لوگوں کو دو۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ اپنی خیرات اور مروّت کو احسان رکھنے اور دکھ دینے کے ساتھ باطل مت کرو یعنی اپنے ممنون منّت کو کبھی یہ نہ جتلاؤ کہ ہم نے تجھے یہ دیا تھا اور نہ اس کو دُکھ دو کہ اس طرح تمہارا احسان باطل ہوگا۔ اور نہ ایسا طریق پکڑو کہ تم اپنے مالوں کو ریاکاری کے ساتھ خرچ کرو...... سچے نیکوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ تکلیفوں اور کم آمدنی کی حالت میں اور قحط کے دنوں میں سخاوت سے تنگ دل نہیں ہو جاتے بلکہ تنگی کی حالت میں بھی اپنے مقدور کے موافق سخاوت کرتے رہتے ہیں۔ وہ کبھی پوشیدہ خیرات کرتے ہیں اور کبھی ظاہر۔ پوشیدہ اس لئے کہ تا ریاکاری سے بچیں اور ظاہر اس لئے کہ تا دوسروں کو ترغیب دیں۔ خیرات اور صدقات وغیرہ پر جو مال دیا جائے اس میں یہ ملحوظ رہنا چاہئے کہ پہلے جس قدر محتاج ہیں ان کو دیا جائے۔ ہاں جو خیرات کے مال کا تعہد کریں یا اس کے لئے انتظام و اہتمام کریں، اُن کو خیرات کے مال سے کچھ مال مل سکتا ہے"۔

مطلب ہے اب خیرات کے مال کا انتظام کرنے والے جو لوگ ہیں ان کے لئے، خواہ صدقہ اکٹھا کر رہے ہوں اس مال میں سے کچھ اپنی ذات پر خرچ کرنا اپنی ضرورت کے لئے یہ ان کے لئے صدقہ ہرگز نہیں ہے، یہ اپنے کام کی محنت کا اجر ہے۔

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

"اور نیز کسی کو بدی سے بچانے کے لئے بھی اس مال میں سے دے سکتے ہیں۔ ایسا ہی وہ مال غلاموں کے آزاد کرنے کے لئے اور محتاج اور قرضداروں اور آفت زدہ لوگوں کی مدد کے لئے بھی اور دوسری راہوں میں جو محض خدا کے لئے ہوں وہ مال خرچ ہوگا۔ تم حقیقی نیکی کو ہرگز نہیں پا سکتے جب تک کہ بنی نوع کی ہمدردی میں وہ مال خرچ نہ کرو جو تمہارا پیارا مال ہے۔ غریبوں کا حق ادا کرو۔ مسکینوں کو دو۔ مسافروں کی خدمت کرو۔ اور فضولیوں سے اپنے تئیں بچاؤ یعنی بیاہوں شادیوں میں اور طرح طرح کی عیاشی کی جگہوں میں اور لڑکا پیدا ہونے کی رسوم میں جو اسراف سے مال خرچ کیا جاتا ہے اس سے اپنے تئیں بچاؤ۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن۔ جلد ۱۰۔ صفحہ ۳۵۶ تا ۳۵۸)

پھر سورۃ المنافقون کی آیت ہے: ﴿وَاَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْ لَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ﴾ (سورۃ المنافقون آیت ۱۱) اور خرچ کرو اس میں سے جو ہم نے تمہیں دیا ہے پیشتر اس کے کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے تو وہ کہے اے میرے ربّ! کاش تو نے مجھے تھوڑی سی مدّت تک مہلت دی ہوتی تو میں ضرور صدقات دیتا اور نیکوکاروں میں سے ہو جاتا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ مومن کو اُس کی کسی نیکی کا اجر کم کر کے نہیں دیتا۔ اُسے اُس نیکی کے بدلے میں دنیا میں بھی رزق ملتا ہے اور اس کے علاوہ آخرت میں بھی اُس کی جزا اُسے ملے گی۔ لیکن کافر کو اُس کے اچھے کاموں کے بدلہ میں بس اس دنیا میں ہی کچھ کھلایا پلایا جاتا ہے یہاں تک کہ جب وہ آخرت میں پہنچے گا تو اُس کے پاس کوئی نیکی نہیں ہوگی جس کی اُسے نیک جزا دی جائے۔

(مسند احمد بن حنبل، باقی مسند المکثرین)

بخاری کتاب الزکوٰۃ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بخیل اور خرچ کرنے والے کی مثال ایسے دو اشخاص کی طرح ہے جنہوں نے لوہے کے ایسے زِرہ نما جبّے پہنے ہوں جو صرف چھاتی سے گلے تک ہوں۔ خرچ کرنے والا جب بھی خرچ کرتا ہے تو اس کا جبّہ کھلتا جاتا ہے یا یہ فرمایا کہ وہ جبّہ اُس کی جلد پر پھیلتا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی انگلیوں کی پوروں کو بھی ڈھانپ لیتا ہے اور گویا اس کو اپنے اندر بالکل غائب کر لیتا ہے۔ اور بخیل جب بھی ارادہ کرتا ہے کہ خرچ سے ہاتھ روکے تو اس جبّے کا ہر حلقہ اپنی جگہ پر اس کے جسم کے ساتھ اور تنگ ہو جاتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ وہ جبّہ کھلا ہو جائے مگر وہ کھلا نہیں ہوتا۔

(بخاری۔ کتاب الزکوٰۃ)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"رزق دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک ابتلاء کے طور پر، دوسرے اصطفاء کے طور پر۔ رزق ابتلاء کے طور پر تو وہ رزق ہے جس کو اللہ سے کوئی واسطہ نہیں رہتا بلکہ یہ رزق انسان کو خدا سے دُور ڈالتا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔ اسی طرف اللہ تعالیٰ نے اشارہ کر کے فرمایا ہے لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ تمہارے مال تم کو ہلاک نہ کر دیں۔ اور رزق اصطفاء کے طور پر وہ ہوتا ہے جو خدا کے لئے ہو۔ ایسے لوگوں کا متولّی خدا ہو جاتا ہے اور جو کچھ اُن کے پاس ہوتا ہے وہ اس کو خدا ہی کا سمجھتے ہیں اور اپنے عمل سے ثابت کر دکھاتے ہیں۔ صحابہؓ کی حالت دیکھو! جب امتحان کا وقت آیا تو جو کچھ کسی کے پاس تھا اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ سب سے اوّل کمبل پہن کر آگئے۔ پھر اُس کمبل کی جزا بھی اللہ تعالیٰ نے کیا دی کہ سب سے اوّل خلیفہ وہی ہوئے۔ غرض یہ ہے کہ اصلی خوبی، خیر اور رُوحانی لذّت سے بہرہ ور ہونے کے لئے وہی مال کام آسکتا ہے جو خدا کی راہ میں خرچ کیا جاوے۔" (الحکم۔ جلد ۳۔ نمبر ۲۲۔ بتاریخ ۲۳؍ جون ۱۸۹۹ء۔ صفحہ اوّل)

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک رؤیا بیان کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

"مَیں نے خواب میں ایک فرشتہ ایک لڑکے کی صورت میں دیکھا جو ایک اونچے چبوترہ پر بیٹھا ہوا تھا۔ اور اس کے ہاتھ میں ایک پاکیزہ نان تھا جو نہایت چمکیلا تھا۔ وہ نان اس نے مجھے دیا اور کہا یہ تیرے لئے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے۔ یہ اس زمانہ کی خواب ہے جب مَیں نہ کوئی شہرت اور نہ کوئی دعویٰ رکھتا تھا اور نہ میرے ساتھ درویشوں کی کوئی جماعت تھی اور اب میرے ساتھ بہت سی وہ جماعت ہے جنہوں نے خود دین کو دنیا پر مقدم کر رکھا ہے اور اپنے تئیں درویش بنا دیا ہے۔ اور اپنے وطنوں سے ہجرت کر کے اپنے قدیم دوستوں اور اقارب سے علیحدہ ہو کر ہمیشہ کے لئے میری ہمسائیگی میں آ آباد ہوئے ہیں اور نان سے مَیں نے یہ تعبیر کی کہ خدا ہمارا اور ہماری جماعت کا آپ متکفّل ہوگا اور رزق کی پریشانی سے ہم کو پراگندہ نہیں ہونے دے گا۔ چنانچہ سال ہائے دراز سے ایسا ہی ظہور میں آرہا ہے"۔ (حوالہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حقیقۃ الوحی میں جو نشانات تحریر فرماتے ہیں ان میں سے ایک سو بائیس نمبر پر یہ نشان ہے:

"عرصہ تیس برس کے قریب گزرا کہ ایک مرتبہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بلند چبوترہ ہے جو دکان کے مشابہ ہے اور شاید اس پر چھت بھی ہے اس میں ایک نہایت خوبصورت لڑکا بیٹھا ہے جو قریباً سات برس کی عمر کا تھا۔ میرے دل میں یہ گزرا کہ یہ فرشتہ ہے۔ اس نے مجھے بلایا ،یا مَیں خود گیا یہ یاد نہیں لیکن جب میں اس چبوترہ کے پاس جا کر کھڑا ہوا تو اس نے ایک نان جو نہایت لطیف تھا اور چمک رہا تھا اور بہت بڑا تھا گویا چار نان کی مقدار پر تھا اس نے ہاتھ میں پکڑ کر مجھے دیا اور کہا یہ نان لو، یہ تمہارے لئے اور تمہارے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے۔ سو دس برس کے بعد اس خواب کا ظہور ہو گیا۔ اگر کوئی دل کی صفائی سے قادیان میں آکر رہے تو اسے معلوم ہوگا کہ وہی روٹی جو فرشتہ نے دی تھی دو وقت ہمیں غیب سے ملتی ہے۔ کئی عیال دار دو وقت یہاں سے روٹی کھاتے ہیں، کئی نابینا اور اپاہج اور مسکین دو وقت اس لنگر سے روٹی لے جاتے ہیں اور ہر ایک طرف سے مہمان آتے ہیں اور اوسط تعداد روٹی کھانے والوں کی ہر روز دو سو اور کبھی تین سو اور کبھی زیادہ ہو جاتی ہے جو دو وقت اس لنگر سے روٹی کھاتے ہیں اور دوسرے مصارف مہماندار کے الگ ہیں اور اوسط خرچ بہت کفایت شعاری سے پندرہ سو ماہوار ہو جاتا ہے۔ مگر اور بہت سے متفرق خرچ ہیں جو اس کے علاوہ ہیں یہ خدا کا معجزہ بیس برس سے مَیں دیکھ رہا ہوں غیب سے ہمیں روٹی ملتی ہے۔ اور نہیں معلوم ہوتا کہ کل کہاں سے آئے گی لیکن آجاتی ہے۔ حضرت عیسیٰ کے حواریوں کی تو یہ دعا تھی کہ اے خدا ہمیں روز کی روٹی دے مگر خدائے کریم ہمیں بغیر دعا کے ہر روز کی روٹی دے رہا ہے۔ تو جیسا کہ فرشتہ نے کہا تھا کہ یہ روٹی تمہارے لئے اور تمہارے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے اسی طرح خدائے کریم مجھے اور میرے ساتھ کے درویشوں کو ہر روز اپنی طرف سے دعوت بھیجتا ہے۔ پس ہر روز دعوت اس کی ہمارے لئے ایک نیا نشان ہے"۔

(حوالہ)

اس زمانہ میں تین سو مہمان روزانہ لنگر خانہ میں آنا ایک بہت بڑی چیز تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک شعر ہے۔

لُفَاظَاتُ الْمَوَائِدِ کَانَ اُکْلِی   وَصِرْتُ الْيَوْمَ مِطْعَامَ الْاَهَالِی

یعنی دستر خوانوں کا پس خوردہ میری خوراک ہوا کرتا تھا یعنی آپ کی کوئی دلچسپی نہیں تھی گھر کی چیزوں میں اور کھانے میں۔ دستر خوان سے ان کے جو بچتا تھا وہ ان کی والدہ یا والد آپ کے لئے بھجوا دیا کرتے تھے اور اس میں سے بھی آپ غرباء میں تقسیم کر دیا کرتے تھے۔ بسا اوقات ایسا ہوا ہے کہ جیب میں چنے ڈالے ہوئے ہیں روٹی اپنی غریبوں کو دے دی اور وہی چنے کھا کے گزارہ کیا۔ آج کہتے ہیں دیکھو کتنے گھروں کو مَیں کھلانے والا بن گیا ہوں۔ اب سب دنیا میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لنگر جاری ہیں ان کا حساب کریں تو بلاشبہ لاکھوں بلکہ اب کروڑوں ایسے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس لنگر سے لقمے کھا رہے ہیں جو خدمت خلق کی وجہ سے آپ نے خدا کی خاطر جاری کیا۔

الہام نومبر ۱۸۸۱ء : "محرم ۱۲۹۹ ہجری کی پہلی یا دوسری تاریخ میں ہم کو خواب میں یہ دکھائی دیا کہ کسی صاحب نے مدد کتاب کے لئے پچاس روپیہ روانہ کئے ہیں"۔ اب یہ دلچسپ بات ہے کہ "اُسی رات ایک آریہ (لالہ شرمپت) صاحب نے بھی ہمارے لئے خواب دیکھی کہ کسی نے مدد کتاب کے لئے ہزار روپیہ روانہ کیا ہے۔ اور جب انہوں نے خواب بیان کی تو ہم نے اُسی وقت اُن کو اپنی خواب بھی سنا دی اور یہ بھی کہہ دیا کہ تمہاری خواب میں انیس حصے جھوٹ مل گیا ہے اور یہ اسی کی سزا ہے کہ تم ہندو اور دین اسلام سے خارج ہو۔ شاید اُن کو گراں ہی گزرا ہوگا مگر بات سچی تھی۔ جس کی سچائی پانچویں یا چھٹی محرم میں ظہور میں آگئی۔ یعنی پنجم یا ششم محرم الحرام میں مبلغ پچاس روپیہ،

جن کو جونا گڑھ سے شیخ محمد بہاؤالدین صاحب مدار المہام ریاست نے کتاب کے لئے بھیجا تھا، کئی لوگوں اور ایک آریہ کے رُوبرو پہنچ گئے۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔"

(براہین احمدیہ۔ حصہ سوم۔ صفحہ ۲۵۵۔۲۵۶۔ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱)

تین جون ۱۹۰۳ء کا الہام ہے: "اِنِّیْ مَعَكَ وَ مَعَ اَهْلِكَ. اِنِّی مَعَ كَثْرَةِ رِزْقِكَ۔ یقیناً مَیں تیرے ساتھ اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔ مَیں تیرے کثرت رزق کے ساتھ ہوں۔

(تذکرہ۔ صفحہ ۴۷۳۔ ایڈیشن ۱۹۶۹ء)

پھر ۳؍ مارچ ۱۹۰۵ء:۔ "وہ رات جس کے بعد جمعہ ۳؍ مارچ ۱۹۰۵ء ہے ایک بجنے کے بعد ۳۵ منٹ پر اس رات مَیں نے خواب دیکھا کہ کچھ روپیہ کی کمی اور سخت مشکلات پیش ہیں۔ اور بہت فکر دامنگیر ہے۔ مَیں کسی کو کہتا ہوں کہ ایک کاغذ بناؤ جس میں لکھا ہو کہ جمع یہ تھا اور خرچ یہ ہوا۔ کوئی میری بات کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ اور سامنے ایک شخص کچھ حساب کے کاغذات لکھ رہا ہے۔ مَیں نے شناخت کیا کہ یہ تو نچھمی داس جمع خرچ نویس ہے جو کسی زمانہ میں خزانہ سیالکوٹ میں اسی عہدہ پر نوکر تھا۔ مَیں نے اس کو بلانا چاہا۔ وہ بھی نہ آیا، لاپرواہ رہا۔ اور مَیں نے دیکھا کہ روپیہ کی بہت کمی ہے۔ کسی طرح بات نہیں بنتی۔ اسی اثناء میں ایک صالح مرد سادہ طبع سادہ پوش آیا۔ اس نے اپنی بھری ہوئی مٹھی روپیہ کی میری جھولی میں ڈال دی اور ایسے جلدی چلا گیا کہ مَیں اس کا نام بھی نہیں پوچھ سکا۔ مگر پھر بھی روپیہ کی کمی رہی۔ پھر ایک اَور صالح مرد آیا جو محض نورانی شکل سادہ طبع کوٹلہ کے ایک صوفی کی شکل کے مشابہ تھا جس کا نام غالباً کرم الٰہی یا فضل الٰہی ہے۔ جس نے کرتہ پہن کر ہمیں روپیہ دیا تھا۔ صورت انسان کی ہے مگر علیحدہ خلقت کا آدمی معلوم ہوتا ہے۔ اس نے دونوں ہاتھ روپیہ سے بھر کر میری جھولی میں وہ روپیہ ڈال دیا۔ اور وہ بہت سا روپیہ ہو گیا۔ مَیں نے پوچھا: آپ کا نام کیا؟ اس نے کہا: نام کیا ہوتا ہے، نام کچھ نہیں۔ مَیں نے کہا: کچھ بتلاؤ، نام کیا ہے؟۔ اُس نے کہا: ٹیچی۔"

یہ وہ لفظ ہے الہام کا جس پہ غیر احمدی علماء بہت مذاق اڑاتے ہیں حالانکہ اس کا ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے یہ بیان فرمایا ہے: "ٹیچی پنجابی زبان میں وقت مقررہ کو کہتے ہیں یعنی عین ضرورت کے وقت آنے والا"۔ (حقیقۃالوحی۔ صفحہ ۳۳۲)

"اور مَیں اُس وقت چشم پُر آب ہو گیا کہ ہماری جماعت میں ایسے بھی ہیں جو اس قدر روپیہ دیتے ہیں اور نام نہیں بتلاتے۔ اور ساتھ ہی کہتا ہوں کہ یہ تو آدمی نہیں ہے، یہ تو فرشتہ ہے۔ اور جب بہت سے مال کا نظارہ میرے سامنے آیا۔ مَیں نے کہا: مَیں اس میں سے منظور محمد کی بیوی کو دوں گا کہ وہ حاجتمند ہے اور جب مَیں نے یہ خواب دیکھا، اس وقت رات کا ایک بج کر اُس پر ۳۵ منٹ زیادہ گزر چکے تھے۔" (کاپی الہامات حضرت مسیح موعودؑ۔ صفحہ ۳۹۔ الحکم۔ جلد۹۔ نمبر ۱۰۔ بتاریخ ۲۴؍ مارچ ۱۹۰۵ء۔ ریویو آف ریلیجنز۔ جلد ۴۔ نمبر ۳۔ بابت ماہ مارچ ۱۹۰۵ء)

اب یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو الہامات کے ذریعہ جو روپیہ ملا ہے یہ اب تو بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ اس وقت تو چند روپے بھیجنے والے کہا کرتے تھے ہمارا نام نہ لینا لیکن اب لکھوکھہا روپیہ مجھے بھجوایا جاتا ہے اور اس شرط کے ساتھ کہ ہمارا نام نہ لینا۔ ایک موقع پر ایک دوست نے پچاس لاکھ روپیہ مجھے بھجوایا اور یہ کہا کہ یہ آپ خرچ کریں خدا کی راہ میں اور میرا نام نہ لیں۔ تو اب دیکھیں کہیں پانچ پانچ روپے یا دس دس روپے پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اتنی قدر فرمائی تھی اور اب پچاس پچاس لاکھ بھیجنے والے بھی اپنا نام بتانے کی اجازت نہیں دیتے۔ تو یہ سب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے انہی تھوڑے سے روپوؤں کی برکت ہے۔ اس سے نفس کے دھوکہ میں مبتلا نہ ہوں یہ روپے وہی روپے آرہے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے وعدہ کیا گیا تھا۔

اب اس کے بعد مَیں وقف جدید کے سال نو کا اعلان کرتا ہوں۔

وقف جدید کا چوالیسواں سال ۳۱؍ دسمبر ۲۰۰۱ء کو خدا تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹتے ہوئے اپنے اختتام کو پہنچا ہے اور ہم یکم؍ جنوری ۲۰۰۲ء سے وقف جدید کے پینتالیسویں سال میں داخل ہو گئے ہیں۔

وقف جدید کی تحریک ۲۷؍ دسمبر ۱۹۵۷ء کو حضرت مصلح موعودؓ نے جاری فرمائی تھی۔ پھر ۱۹۶۶ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے وقف جدید میں دفتر اطفال جاری فرمایا۔

آغاز میں تو یہ تحریک صرف پاکستان اور ہندوستان کے لئے ہی تھی، پھر مَیں نے ۲۵؍ دسمبر ۱۹۸۵ء کو اس تحریک کو پوری دنیا کے لئے وسیع کر دیا اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے 110 ممالک اس تحریک میں شامل ہو چکے ہیں۔

رپورٹوں کے مطابق ۳۱؍ دسمبر ۲۰۰۱ء تک وقف جدید کی کُل وصولی ۱۳؍ لاکھ ۸۲ ہزار پاؤنڈ ہے۔ یہ وصولی گزشتہ سال کی وصولی سے ایک لاکھ ۳۰؍ ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔ الحمد للہ۔ وقف جدید میں شامل ہونے والے مخلصین کی تعداد ۳؍ لاکھ ۵۵؍ ہزار سے تجاوز کر چکی ہے۔ اور صرف گزشتہ ایک سال کے دوران وقف جدید میں ۵۷؍ ہزار کا اضافہ ہوا ہے۔ اس اضافہ میں ایک بڑی تعداد ہندوستان سے تعلق رکھتی ہے۔ اور ہندوستان کے نومبایعین سے تعلق رکھتی ہے۔

امریکہ کی جماعت نے امسال بھی ہمیشہ کی طرح وقف جدید میں دنیا بھر کی جماعتوں کو پیچھے چھوڑ دیا ہے اور اپنا اولیت کا اعزاز برقرار رکھا ہے۔ پاکستان نے حسب سابق اپنی دوسری پوزیشن کو قائم رکھا ہے تاہم اپنے ٹارگٹ سے بڑھ کر نمایاں قربانی کی توفیق پائی ہے۔ جرمنی کی جماعت گزشتہ کئی سالوں سے تیسرے نمبر پر آتی رہی ہے لیکن اس سال ماشاءاللہ انگلستان کی جماعت نے جرمنی کو ۵۴ ہزار ۲۰۰ پاؤنڈ سے پیچھے چھوڑ دیا ہے اور بالآخر دنیا بھر کی جماعتوں میں تیسری پوزیشن حاصل کر لی ہے۔

یہ اس سال کا بہت بڑا Upset ہے۔ اب امید ہے کہ ہمارا یہ جو انگلستان کا آگے قدم ہے اس کو وہ آگے ہی رکھیں گے اور جرمنی کو ملنے نہیں دیں گے۔ دونوں گھوڑے ہماری جماعت ہی کے ہیں مگر خدا نے جس گھوڑے کو نکلنے کی توفیق دی اس کا احسان ہے۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے بالترتیب پہلی دس جماعتیں امریکہ، پاکستان، برطانیہ، جرمنی، کینیڈا، بھارت، سوئٹزرلینڈ، انڈونیشیا، بلجیم اور ماریشس۔

پاکستان کی جماعتوں میں وقف جدید کی مجموعی وصولی کے لحاظ سے کراچی چندہ بالغان اور دفتر اطفال دونوں پہلوؤں سے اول رہا ہے۔ جبکہ چندہ بالغان میں دوسرے نمبر پر لاہور اور تیسرے نمبر پر ربوہ کی جماعتیں آئی ہیں اور دفتر اطفال میں دوسرے نمبر پر ربوہ اور تیسرے نمبر پر لاہور کی جماعتیں آئی ہیں۔ کراچی دونوں صورتوں میں اول ہے۔ پاکستان میں چندہ بالغان میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے بالترتیب پہلے دس اضلاع یہ ہیں: اسلام آباد، فیصل آباد، شیخوپورہ، گجرات، راولپنڈی، گوجرانوالہ، سرگودھا، سیالکوٹ، میرپور خاص اور بہاولنگر۔

پاکستان میں دفتر اطفال میں مجموعی لحاظ سے بالترتیب پہلے دس اضلاع سیالکوٹ، گوجرانوالہ، اسلام آباد، راولپنڈی، شیخوپورہ، فیصل آباد، میرپور خاص، سرگودھا، نارووال اور پھر حیدر آباد۔ اب حیرت انگیز ہے، سیالکوٹ کے متعلق توقع نہیں تھی کہ ماشاءاللہ وہ اس میدان میں بہت آگے نکل جائے گا نمبر ایک پر آگیا ہے۔

یہ خطبہ اس سال کا پہلا خطبہ تھا اس کے ذریعہ مَیں تمام عالمگیر جماعت احمدیہ کو نئے سال کی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس سال کو عالم اسلام اور بالخصوص جماعت احمدیہ کے لئے غیر معمولی ترقیات اور فتوحات کا سال بنادے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو وعدے کئے تھے ان کا فیض ہر احمدی کو پہنچتا رہے۔

❀❀❀..........❀❀❀..........❀❀❀

اَلْحَمْدُلِلّٰه اَلْحَمْدُلِلّٰه

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے انسٹی ٹیوٹ میں سے گزشتہ سال پڑھ کر فارغ ہونے والے ۸۰ فیصد سٹوڈنٹس کو اللہ تعالیٰ نے بہترین ملازمت سے نوازا ہے۔ اور بہت سی کمپنیاں اب خود ڈیمانڈ کر رہی ہیں کہ ہمیں آپ کے پاس پڑھے ہوئے اور لوگوں کی ضرورت ہے۔

نئے کورس کے داخلے جاری ہیں ۔جلد رجوع کریں

Microsoft Certified Professional IT Training Centre

Ehrharstr.4 30455 Hannover Germany

Tel :0049+511+404375 Fax: 0049-511-4818735

E-mail: Khalid@t-online.de

بقیہ: خطاب جلسہ سالانہ مستورات
از صفحہ ۴

ان دنوں ہالینڈ کے جماعت احمدیہ کے مشن ہاؤس میں ٹھہرے ہوئے تھے اور اس وقت کے مبلغ نے مجھے خود یہ واقعہ ہنس ہنس کر سنایا کہ ان کے قیام کے دوران ڈاک کے تھیلوں کے تھیلے انہیں اٹھا کر لانے پڑتے تھے۔ یہ سب خواتین جانتی تھیں کہ ان صاحب کی یہ دوسری شادی ہے کیونکہ اشتہار میں یہ بات واضح کر دی گئی تھی کہ ان صاحب کی پہلی بیگم زندہ ہیں اور پوری طرح برابری کے حقوق کے ساتھ وہ دوسری عورت کو ساتھ رکھیں گے۔ ان تمام کڑی شرائط کے باوجود یہ ہزاروں خطوط موصول ہوئے۔ پس ثابت ہوا کہ گو مغربی عورتوں کو اسلامی تعلیم پر اعتراض تو ہوتا ہے لیکن جب خود ضرورت پڑتی ہے تو خود انہیں اسی تعلیم پر عمل پیرا ہونا پڑتا ہے۔

جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے آج کی تہذیب کے اکثر دکھ اس تعلیم سے انکار کا ورثہ ہیں۔ اس کے علاوہ آپ تصور کریں کہ دو صورتوں میں سے اگر یہ صورت نہیں تو دوسری صورت کیا ہے؟ بھاری تعداد میں عورتیں اگر بغیر شادی کے رہیں تو انہوں نے بہرحال اس آزاد معاشرہ میں اپنی جنسی خواہشات کو پورا کرنا ہے۔ پس وہ ایسا اکثر شادی شدہ مردوں سے تعلقات بڑھا کر کرتی ہیں۔ اس وقت ان کی بیوی کو سوکناپے کی کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ انہیں تو صرف یہ چاہئے کہ قانونی طور پر بس وہ خاوند اسی کا رہے۔ لیکن جس خاوند کو دوسری جوان لڑکیاں میسر آجائیں تو اکثر وہ اپنی بیوی کا بن کر نہیں رہ سکتا۔ اور شادی شدہ گھر ٹوٹنے لگتے ہیں۔

اس سلسلہ میں جب گفتگو کا موقع ملتا ہے تو بعض دفعہ بعض سوال کرنے والیاں پریس کانفرنسز کے موقع پر یہ سوال کرتی ہیں "تو پھر عورتوں کو بھی اجازت ملنی چاہئے تھی"۔ میں ان کو سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں کہ دیکھو بیک وقت دونوں کو اجازت نہیں مل سکتی۔ ضرورت تو یہ ثابت ہو رہی ہے کہ مرد گھٹا کرتے ہیں، عورتیں زیادہ ہوا کرتی ہیں۔ اور اجازت خدا عورتوں کو دے دے تو مصیبت ہی پڑ جائے۔ پہلے ہی مرد کم ہیں۔ اگر عورتیں چار چار شادیاں کرنے لگ جائیں تو بھاری اکثریت مردوں کی بغیر شادی کے رہ جائے گی۔ سوسائٹی پر قیامت برپا ہو جائے گی۔

اور اگر یہ کہو کہ نہیں انصاف سے کام لیا جاتا دونوں کو بیک وقت اجازت دے دی جاتی تو میں ان سے کہتا ہوں کہ اس صورت میں ذرا پھر حساب تو لگا کے دیکھو۔ فرض کرو تم نے اپنے خاوند کے علاوہ تین اور مردوں سے شادی کی۔ اور ان تین مردوں نے اپنے حق کو استعمال کرتے ہوئے تین تین اور عورتوں سے شادی کی۔ اور ان تین تین عورتوں نے پھر تین تین اور مردوں سے شادی کی اور پھر ان مردوں نے تین تین اور عورتوں سے شادی کی۔ سارا ملک ایک شادی شدہ خاندان بن جائے گا۔ اس صورت میں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بچے کس خاوند کے ہوں گے؟ اور ان بچوں کا نان نفقہ کون ادا کرے گا؟ کس طرح پھر طلاق کے جھگڑے طے ہوں گے اور جائیدادیں بانٹی جائیں گی۔ ایسا احمقانہ سوال ہے کہ اس کا کوئی حل سوال کرنے والا بھی پیش نہیں کر سکتا۔ اس لئے اسلام کی تعلیم سے مفر نہیں ہے۔

خدا تعالیٰ کی تعلیم جذبات پر نہیں فطرت انسانی پر مبنی ہے اور ضروریات انسانی پر مبنی ہے اور ہر زمانہ کے لئے ہے۔ امن کے زمانہ کے لئے بھی ہے اور جنگ کے زمانہ کے لئے بھی ہے۔ پس وہ تمام احتیاطیں اختیار کرنے کے بعد جس کے نتیجہ میں ظلم سے مردوں کو روکا جائے خدا تعالیٰ نے مناسب شرطوں کے ساتھ ایک سے زیادہ شادیوں کی اجازت دی اور اسے عمومی قانون نہیں قرار دیا۔ اگر عمومی قانون اسے سمجھا جائے تو پھر نعوذ باللہ من ذالک، خدا تعالیٰ کی حکمت کاملہ پر ایک شدید اعتراض وارد ہوتا ہے۔ یعنی ایک طرف خدا تعالیٰ گویا یہ تعلیم دے رہا ہے کہ ہر مرد کے لئے بہتر ہے کہ ایک سے زیادہ شادیاں کرے۔ دو دو، تین تین، چار چار، شادیاں کرے اور دوسری طرف عورتوں اور مردوں کا توازن تقریباً ایک دوسرے کے برابر رکھا ہو۔ ہو ہی نہیں سکتا کہ مرد اور عورت کی تعداد تو برابر پیدا ہو رہی ہو اور مردوں کو چار چار شادیوں کی اجازت کی تعلیم دی جا رہی ہو۔ اس لئے لازماً یہ تعلیم عام نہیں ہے، انہی حالات سے مخصوص ہے جن کا ذکر میں نے کیا ہے اور ان شرائط کی پابند ہے جن کا میں نے ذکر کیا ہے۔

اس کے علاوہ بھی بعض ضرورتیں پیش آسکتی ہیں، صرف جنگ کی ضرورتیں نہیں ہیں۔ ان کے متعلق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے جو ذکر فرمایا ہے وہی عبارت آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں

"ہمیں جو کچھ خدا تعالیٰ سے معلوم ہوا ہے وہ بلا کسی رعایت کے بیان کرتے ہیں۔ قرآن شریف کا منشا زیادہ بیویوں کی اجازت سے یہ ہے کہ تم کو اپنے نفوس کو تقویٰ پر قائم رکھنے اور دوسرے اغراض مثلاً اولاد صالحہ کے حاصل کرنے اور خویش و اقارب کی نگہداشت اور ان کے حقوق کی بجا آوری سے ثواب حاصل ہو۔ اور اپنی اغراض کے لحاظ سے اختیار دیا گیا ہے کہ ایک دو تین چار عورتوں تک نکاح کر لو لیکن اگر ان میں عدل نہ کر سکو تو پھر یہ فسق ہوگا اور بجائے ثواب کے عذاب حاصل کرو گے کہ ایک گناہ سے نفرت کی وجہ سے دوسرے گناہوں پر آمادہ ہوئے"۔ (ملفوظات جلد ہفتم، مطبوعہ لندن ۱۹۸۴ء، صفحہ ۶۴-۶۵)

پس ایک اور شرط قرآن کریم نے پیش فرمائی ﴿وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ﴾ (سورۃ النساء آیت ۱۳۰)۔ انصاف پر اتنا زور دیا کہ پھر خدا تعالیٰ نے اس کی وضاحت فرمائی کہ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ جذباتی لحاظ سے بھی سو فیصد برابری ہو، یہ ممکن ہی نہیں ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ جتنی محبت انسان کسی ایک بیوی سے کرے بعینہٖ اتنی محبت دوسری بیوی سے بھی کرے۔ پس قرآن کریم انصاف قائم کرنے کا حکم دیتے ہوئے ہرگز یہ تعلیم نہیں دیتا کہ محبت کرنے میں انصاف کرو کیونکہ دل کے معاملات پر انسان کا کوئی دخل نہیں۔ مگر خدا تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ کسی ایک کی محبت زیادہ ہونے کے باوجود جس سے محبت کم ہے اس کے ساتھ بھی معاملات میں برابری کا سلوک کرو۔

آنحضرت ﷺ نے اس بارہ میں ایسا مثالی نمونہ پیش فرمایا ہے کہ آخری عمر میں جبکہ آپؐ کمزور ہوگئے اور آپؐ کو یہ استطاعت نہیں تھی کہ ہر گھر میں باری باری جا کر رہیں، ایسی صورت میں آپؐ نے ان بیویوں سے جن کے لئے آپؐ کی دیکھ بھال مشکل تھی، اجازت لی کہ جو بیویاں نسبتاً صحتمند اور دیکھ بھال کی استطاعت رکھتی ہیں آپؐ ان ہی کے گھر جایا کریں۔ اور جب مختلف بیویوں نے خوشی کے ساتھ یہ اجازت دے دی پھر آپؐ نے اس تجویز پر عمل فرمایا۔ (صحیح بخاری کتاب المغازی)

بائبل اور تعدد ازدواج

جہاں تک دیگر مذاہب کا تعلق ہے یہ عجیب بات ہے کہ یہ غیر مذاہب والے جو اسلام پر اعتراض کرتے ہیں ان کے مذاہب کا مطالعہ کریں تو بالکل برعکس صورت نظر آ رہی ہے۔ موسوی شریعت نے کھلم کھلا تعدد ازدواج کی اجازت دی (استثناء باب ۲۱ آیت ۱۵) نیز سلاطین ۔۳، باب ۱۱ آیت ۳ کا مطالعہ کریں تو آپ حیران ہوں گے کہ اس کھلی اجازت کے ساتھ انصاف کی کوئی پابندی عائد نہیں کی گئی۔ جن انبیاء کو یہ بہت ہی عظمت کا مقام خود دیتے ہیں جن سے آگے سارے نبوتوں کے سلسلے جاری ہوئے اور جن کی آگے کی نسل سے ان کے نزدیک دنیا کا منجی پیدا ہوا یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام، آپ جانتے ہیں ان کی ایک سے زیادہ بیویاں تھیں۔ (پیدائش باب ۱۶ آیت ۲-۳ اور پیدائش باب ۲۵ آیت ۱) اسی طرح حضرت یعقوب علیہ السلام کی ایک سے زائد بیویاں تھیں۔ (پیدائش باب ۲۹ آیت ۲۲ تا ۲۴ اسی طرح پیدائش باب ۳۰ آیات ۲، ۳، ۴، ۹، ۱۰)۔ سموئیل باب ۳ آیات ۲ تا ۵ اور پھر ۲ سموئیل باب ۵ آیت ۱۳ میں حضرت داؤد کی بیویوں کا ذکر ملتا ہے اور یہ ذکر ملتا ہے کہ ننانوے بیویاں تھیں اور ابھی سوویں کی تمنا موجود تھی۔ اللہ تعالیٰ نے زبردستی روکا ورنہ حضرت داؤد، بائبل کے مطابق، رکنے والے نہیں تھے۔ اگر مردوں کے تقویٰ کا یہ نقشہ بائبل کھینچ رہی ہے تو کسی بائبل کی طرف منسوب ہونے والے کا اور بائبل کو عزت کی نگاہ سے دیکھنے والے کا ہرگز یہ حق نہیں کہ چار بیویوں پر اعتراض کرے، یہ انصاف اور تقویٰ کے خلاف ہے۔ حضرت سلیمان کی بیویوں کا ذکر سلاطین ۔ا باب ۱۱ آیت ۳ میں آپ مطالعہ کر سکتے ہیں۔

ہندوازم اور تعدد ازدواج

ہندوؤں کی طرف سے بھی تعدد ازدواج پہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ حالانکہ حضرت کرشن کو کثرت کے ساتھ بن بیاہتا بیویوں والا دکھایا گیا ہے۔ اور بہت سے ہندو بزرگوں کا تذکرہ ہندو الٰہی کتب میں ملتا ہے جنہوں نے ایک سے زیادہ شادیاں کیں۔ (دیکھئے منو باب ۹ آیت ۱۲۲، منو باب ۹ آیت ۱۴۹ اور منو باب ۹ آیت ۱۸۳)۔ لالہ لاجپت رائے اپنی کتاب سری کرشن مہاراج جی کے صفحہ ۹۷-۹۸ پر لکھتے ہیں کہ "کرشن جی تعدد ازدواج پر عملاً کاربند تھے"۔

عیسائیت اور تعدد ازدواج

بائبل کی اس تعلیم کو آپ دیکھئے تو حضرت مسیح ناصری نے کہیں بھی عہد نامہ قدیم کی تعدد ازدواج کی تعلیم کو منسوخ نہیں فرمایا۔ اس لئے عیسائیوں کا بھی آج یہ حق نہیں ہے کہ وہ اس تعلیم کو منسوخ سمجھیں جس کے متعلق حضرت مسیح علیہ السلام کا یہ قول تھا کہ میں تو تورات کا ایک شوشہ بھی تبدیل کرنے کیلئے یا مٹانے کے لئے نہیں آیا، میں تو اس تعلیم کو مکمل کرنے کے لئے آیا ہوں۔

پس اگر حضرت مسیح ناصری کے ارشادات کا فقدان پیش نظر رکھا جائے اور آپ کے عمل کو دیکھا جائے تو عیسائیت میں تو ایک شادی کی بھی اجازت نہیں ہونی چاہئے اور ہر عیسائی مرد کلیتاً شادی سے احتراز کرے۔

لیکن ایک اور امر بھی عیسائیوں کے لئے بہت قابل غور ہے کہ انکے عقیدہ کے مطابق اگر مرد کو ایک سے زائد شادی کی اجازت نہیں تو حضرت مسیح کی والدہ کے متعلق پوری تحدی سے یہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے بیک وقت دو خاوند کئے۔ ایک خاوند تو اللہ تعالیٰ تھا، نعوذ باللہ من ذالک کیونکہ ان کے پیٹ سے جو بچہ پیدا ہوا وہ اللہ تعالیٰ کا تھا اور باوجود اس کے کہ تمام عیسائی لٹریچر میں کہیں بھی یہ ذکر نہیں ملتا کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مریم کو طلاق دے دی تھی اس کے بعد انہوں نے یوسف نجار سے شادی کی تھی۔ پس اُس اسوہ سے تو عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہونا چاہئے کہ بیک وقت مردوں کو تو ایک سے زائد شادی کی اجازت نہیں ہے لیکن عورت کو بیک وقت دو شادیوں کی اجازت ہے۔

اسلئے عیسائی دنیا کو اگر اعتراض ہے تو تب

F0ZMAN FOODS
A LEADING
BUYING GROUP
FOR GROCERS
AND C.N.T.SHOPS
2- SANDY HILL ROAD
ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
0181-553-3611

اعتراض کرے جب پہلے اپنی تعلیم پر عمل کر کے دکھائے۔ ایک بھی شادی نہ کریں۔ اپنی تعلیم کو دیکھے بغیر، اپنی کتابوں کا مطالعہ کئے بغیر یا جاننے کے باوجود عمداً ان کو نظر انداز کرتے ہوئے اسلام پر اعتراض کی جرأت کرنا بے باکی ہے۔ ہمیں محض سمجھانے کی خاطر ان سب باتوں کی طرف توجہ مبذول کروانی پڑتی ہے۔ ہمارے اس طرز عمل کو اس انگریزی محاورہ میں بیان کیا گیا ہے Phsician heal thyself۔

ایک عجیب بات یہ ہے کہ اسلام جس پر تعدّدِ ازدواج کی تعلیم کا اعتراض ہے اس پر اعتراض کرتے ہوئے دیگر سارے مذاہب یہ بھول جاتے ہیں کہ صرف اسلام ہے جس نے تعداد کو کم کر کے اس پر پابندی لگائی ہے۔ جن دیگر مذاہب نے ایک سے زیادہ بیویوں کی اجازت دی یا ان کے انبیاء اور مقدس لوگوں نے یہ نمونے دکھائے ان میں تعداد کی پابندی کہیں نہیں ملتی۔ اس لئے جہاں تک دیگر مذاہب کا تعلق ہے جتنی چاہیں شادیاں کرتے پھریں ان کو کھلی اجازت ہے اور پھر وہ شرائط انصاف سامنے نہیں رکھی گئیں جن کو قرآن کریم نے کھول کر بیان فرمایا اور وہ پاک نمونے نہیں دکھائے جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرت کے پاک نمونے تھے۔

اگر کسی عورت کو یہ خطرہ ہو کہ اس کا خاوند اسلامی تعلیم کا عذر رکھ کر عملاً محض اپنے نفس کی خاطر دوسری شادی کرنا چاہے گا تو ایسی عورتوں کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ یہ قطعی حل تجویز فرماتے ہیں کہ:

"جبکہ یہ مسئلہ اسلام میں شائع متعارف ہے کہ چار تک بیویاں کرنا جائز ہے مگر جبر کسی پر نہیں (یعنی نہ مرد پر ہے نہ عورت پر ہے) اور ہر ایک مرد اور عورت کو اس مسئلہ کی بخوبی خبر ہے (جانتے ہیں کہ یہ ایسا ہوتا ہے) تو یہ اُن عورتوں کا حق ہے کہ جب کسی مسلمان سے نکاح کرنا چاہیں تو اوّل شرط کرالیں کہ ان کا خاوند کسی حالت میں دوسری بیوی نہیں کرے گا۔ اور اگر نکاح سے پہلے ایسی شرط لکھی جائے تو بے شک ایسی بیوی کا خاوند اگر دوسری بیوی کرے تو جرم نقضِ عہد کا مرتکب ہوگا"

(دیکھیں چشمۂ معرفت، روحانی خزائن جلدنمبر ۲۳ صفحہ ۲۳۶، ۱۹۸۴ء)۔

لیکن اس ترکیب کا ناجائز استعمال نہ کریں کہ جہاں جائز ضرورتیں ہیں وہاں ان جائز ضرورتوں سے بھی آپ منہ موڑلیں اور اسلام کی روح کے منافی عمل کرنا شروع کردیں۔ ایک جائز ضرورت مرد کی اولاد ہے۔ اگر اولاد کے نہ ہونے کی ذمہ دار عورت ہے تو ایسی عورت کو اپنے خاوند کو دوسری شادی کرنے کی بخوشی اجازت دیدینی چاہئے۔ بصورت دیگر وہ خلع لے سکتی ہے۔ اسی طرح اگر مرد اولاد کے نہ ہونے کا ذمہ دار ہے تو اسکے لئے دوسری شادی کا کوئی معقول جواز نہیں اور اگر وہ قول سدید سے کام لے اور جہاں شادی کرنا چاہے وہاں بتادے کہ میں اولاد پیدا کرنے کا اہل نہیں تو فریق ثانی ضرور اس کا انکار کردے گا۔ اسکے ذکر کا خیال مجھے اسلئے آیا کہ چند مہینے پہلے میں نے خطبہ میں یہ کہا تھا کہ جماعت احمدیہ جو اپنی دوسری صدی میں داخل ہو رہی ہے ہمارے دل میں تمنا ہے کہ ہم خداتعالیٰ کے حضور کچھ تحفے پیش کریں۔ ہم نے بہت روپوں کی قربانی کی اور کئی قسم کی قربانیاں کیں اور اصلاح نفس کے پروگرام بنائے تاکہ ہم جب نئی صدی میں داخل ہوں تو بہت بہتر حال میں خدا کے حضور نیکیوں کے ہدیے لے کر داخل ہوں۔ اس ضمن میں مجھے خیال آیا، جو میں سمجھتا ہوں خداتعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک تھی، کہ کیوں نہ ہم اپنے بچے خدا کے حضور تحفے کے طور پر پیش کریں جو اگلی صدی کے انسانوں کی ذمہ داریاں قبول کرنے کے لئے ہم خدا کی جماعت کے سپرد کردیں کہ جس طرح چاہو ان کی تعلیم و تربیت کرو۔ اور آئندہ صدی کے انسانوں تک اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے ان کو استعمال کرو۔ چنانچہ میں نے تحریک کی کہ خطبہ کے بعد سے آئندہ صدی تک آپ اگر یہ عہد کرلیں کہ ہمارے ہاں جو بھی بچہ پیدا ہوگا ہم خدا کے حضور پیش کردیں گے تو ایک بہت ہی پیارا تحفہ ہوگا۔ اور ہو سکتا ہے کہ اس کی برکت سے بعض گھر جو اولاد کی رونق سے محروم ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اولاد بھی عطا فرمادے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ابھی سے بعض اطلاعیں ملنی شروع ہوگئی ہیں کہ خدا کے فضل کے ساتھ جب بعض میاں بیوی نے یہ ارادہ کیا تو باوجود اس کے کہ سالہاسال سے اولاد نہیں تھی اللہ تعالیٰ نے اس نیک تمنا کی برکت سے ان کے گھر میں امید بنادی۔ اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس ہدایت پر جہاں تک ممکن ہو عمل کرنا چاہئے اور کثرت کے ساتھ آئندہ صدی کی ضروریات پوری کرنے کے لئے اپنے بچے پیش کرنے چاہئیں۔ اس تحریک کے نتیجہ میں بعض مردوں کو بہانہ مل گیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے بچے پہلے تو موجود ہیں لیکن ہم اس صدی کے لئے وقف کرنا چاہتے ہیں۔ اس میں صرف دو سال رہ گئے ہیں۔ فوراً اجازت دیں ہم شادی کرلیں تاکہ بچہ پیدا ہو اور ہم اسلام کے حضور پیش کردیں۔ میں نے کہا کوئی ضرورت نہیں ہے جو بچے پہلے ہیں وہی ٹھیک ہیں ان کو کیوں نہیں وقف کرتے۔ کہہ دو ہم مجبور ہیں کہ نیا بچہ پیدا نہیں کرسکتے۔ لیکن بعض مردوں نے عورتوں پر اتنا دباؤ ڈالا کہ وہ بے چاریاں اپنے اخلاص میں مجبور ہو کر اجازت دینے لگ گئیں کہ ہاں اگر اس نیک نیت سے تم شادی کرنا چاہتے ہو تو ہماری طرف سے اجازت ہے۔ یہ بھی احمدی عورت کی عجیب شان ہے۔ دنیا کے پردہ میں ایسے نمونے آپ کو نہیں ملیں گے۔ صرف ایک خدا کی رضا کی خاطر، اس خیال سے کہ اگر ہم وہ تحفہ نہیں پیش کرسکتیں تو بیشک ہمارا خاوند نسبتاً جوان سوکن لے آئے جس کے بچے کو وہ وقف کی اس نئی تحریک میں شامل کر سکے۔ اپنی جگہ ان کی یہ قربانی اور ان کا اخلاص قابل قدر ہے۔ مگر مردوں کو غلط بہانے نہ بنانے دیں اور ایک نیک تحریک میں بدنیتوں کو شامل نہ ہونے دیں۔

اس سلسلہ کا بقیہ مضمون اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے تو انشاء اللہ آئندہ بیان کروں گا۔ خدا حافظ۔

السلام علیکم ورحمة الله و بركاته۔

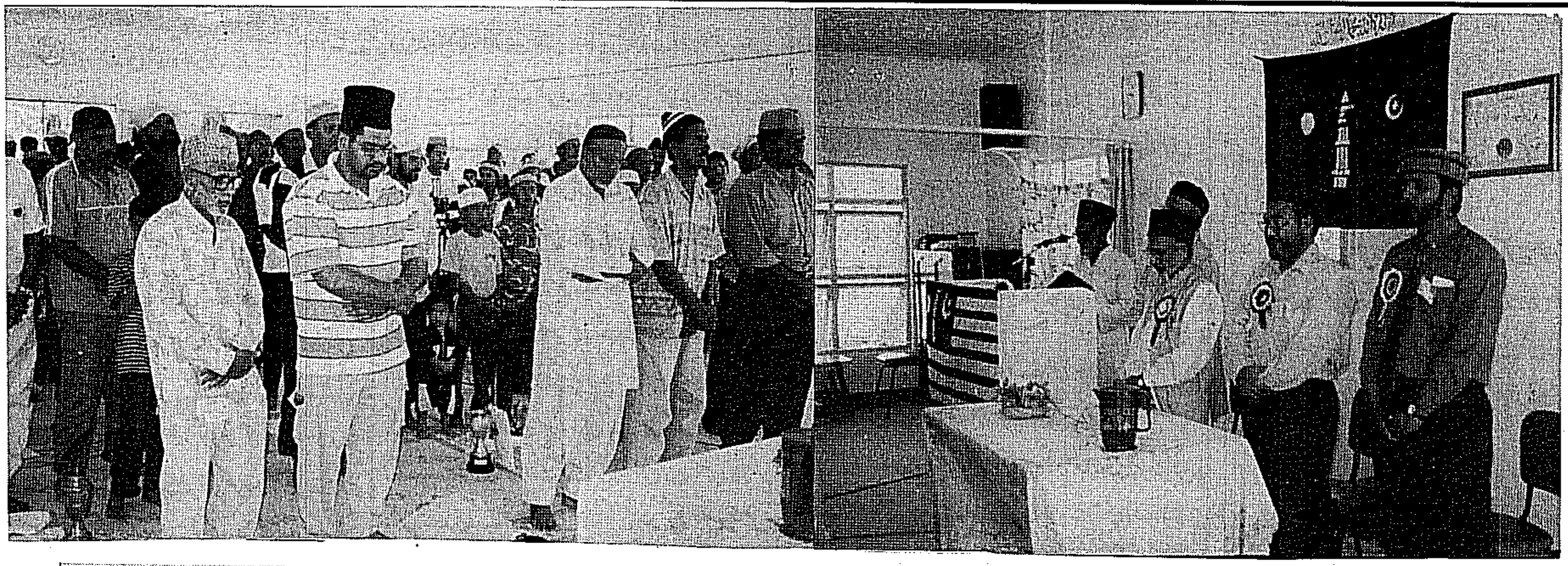

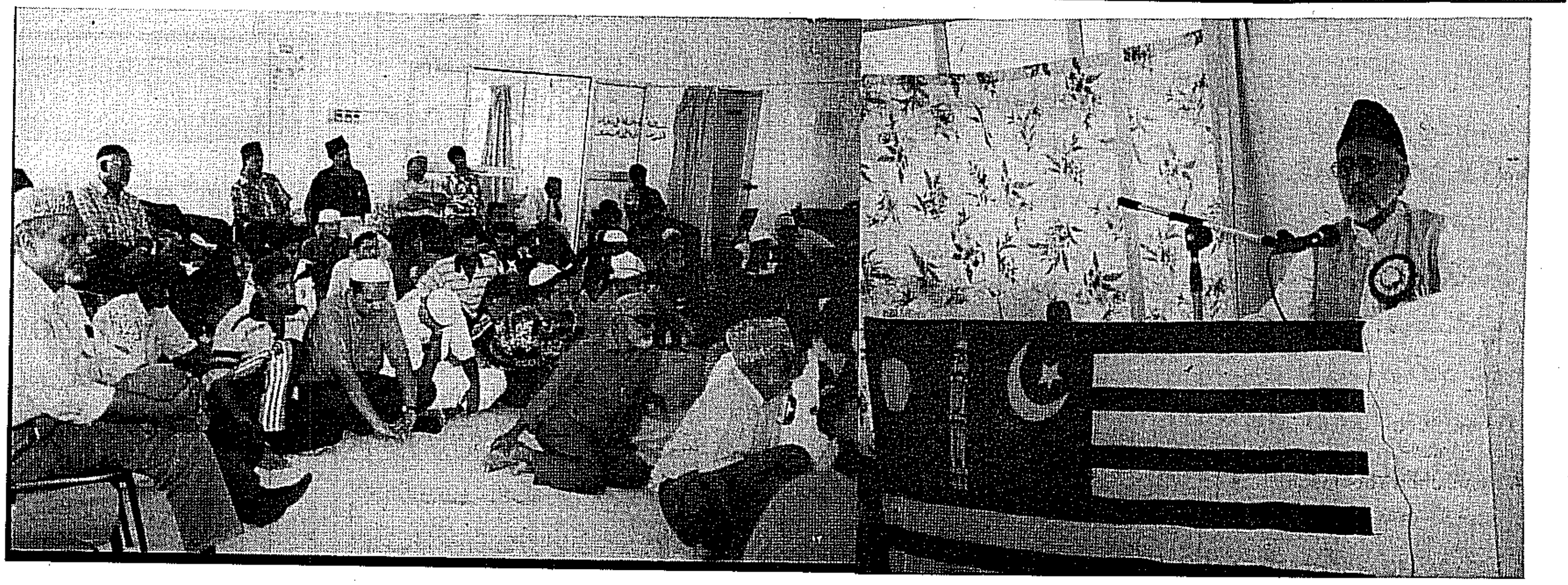

جماعت احمدیہ جزائر فجی (Fiji Islands) میں ذیلی تنظیموں کے اجتماع منعقدہ ۲۰۰۱ء کے دو مناظر

حضرت مصلح موعودؓ کے دور خلافت کی
عظیم الشان تحریکات وروحانی فتوحات
پر ایک طائرانہ نظر

(فضل احمد شاھد)

- ۱۰۰ کے قریب علمی، تربیتی اور روحانی تحریکات
- ممالک بیرون میں ۳۱۱ خانہ ہائے خدا کی تعمیر
- ۴۶ ممالک میں احمدیہ مشنوں کا قیام
- ۶۴ واقفین زندگی نے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دیا
- ۱۶ زبانوں میں تراجم قرآن کی اشاعت
- ۲۴ ممالک میں ۴۷ تعلیمی مراکز کا قیام
- ۲۸ دینی مدرسوں اور ۱۷ ہسپتالوں کا قیام
- ۴۰ کے لگ بھگ اخبارات ورسائل کا اجراء
- حضور کی ۲۲۵ کتب ورسائل کی تصنیف
- ۱۰ ہزار صفحات پر پھیلی ہوئی قرآنی تفسیر

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے دور خلافت کی تمام عظیم اشان تحریکات وروحانی فتوحات کا شمار تو ممکن نہیں۔ اس مضمون میں چند ایک اہم امور مختصر اُہدیۂ قارئین ہیں۔ وہ بیج جو آپ نے بوئے تھے خدا تعالیٰ کے فضل سے اسلام احمدیت کے سرسبز وشاداب حسین باغوں میں تبدیل ہو چکے ہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ کی تحریکات

۱۹۱۶ء تا ۱۹۲۵ء

نومبر ۱۹۱۶ء تا ۱۹۲۵ء۔ آنریری مبلغین کے لئے تحریک
دسمبر ۱۹۱۶ء۔ خواتین کو تبلیغ فنڈ کی پہلی تحریک
۷ر دسمبر ۱۹۱۷ء۔ تحریک وقف زندگی
مئی ۱۹۲۲ء۔ حفظ قرآن کی تحریک
۷ر مارچ ۱۹۲۳ء۔ شدھی کے خلاف جہاد کی تحریک
۱۰ر فروری ۱۹۲۵ء۔ چندہ خاص کی تحریک
۱۳ر فروری ۱۹۲۵ء۔ تبلیغ احمدیت کی خاص تحریک

۱۹۲۸ء

جولائی ۱۹۲۸ء۔ لاوارث بچوں اور عورتوں کی خبر گیری کی تحریک
خصوصی جلسہ ہائے سیرت النبیؐ کی تحریک
دسمبر ۱۹۲۸ء۔ گھروں میں درس جاری کرنے کی تحریک، تعلیم نسواں کی خاص تحریک
۱۹۲۸ء۔ جہاد بالقرآن کی تحریک

۱۹۳۰ء

نفلی روزوں کی خاص تحریک۔ خود حفاظتی کی تحریک

۱۹۳۱ء

حضرت مسیح موعودؑ کی طرز تحریر اختیار کرنے کی تحریک
اتحاد بین المسلمین کی تحریک
صنعت وحرفت کی طرف توجہ کی تحریک
خواتین میں بہادری پیدا کرنے کی خاص تحریک
مسلم کانفرنس کے قیام کی تحریک
۵ر فروری۔ اہل کشمیر کے لئے مالی وجانی قربانیوں کی پرزور تحریک
دسمبر۔ قادیان میں مکان بنانے کی تحریک

۱۹۳۲ء، ۱۹۳۳ء

۸ر جنوری۔ پیغام احمدیت پہنچانے کی زبردست تحریک
۸ر جنوری۔ تحریک مصالحت
۱۹۳۳ء۔ اردو سیکھنے کے لئے کتب حضرت مسیح موعودؑ پڑھنے کی تحریک

۱۹۳۴ء

۴ر جنوری احمدیوں کی تربیت کے لئے تحریک سالکین
۲۳ر نومبر۔ تحریک جدید کا اجراء

۱۹۳۷ء

عالمگیر جنگ کی خبر اور خاص دعاؤں کی تحریک
نومبر۔ روایات صحابہ بانی سلسلہ احمدیہ محفوظ کرنے کی تحریک
دسمبر ۱۹۳۷ء۔ مستقل وقف کی تحریک

۱۹۴۰ء

غیر مبایعین کو تبلیغ کی خاص تحریک
۲۹ر مارچ۔ صحابہ مسیح موعودؑ کو تبلیغ احمدیت میں سرگرم عمل ہونے کی تحریک

۱۹۴۲ء، ۱۹۴۳ء

۲۲ر مئی۔ قادیان کے غرباء کے لئے غلہ کی تحریک
۲۶ر جون۔ مقامات مقدسہ کی حفاظت کے لئے دعا کی تحریک
جولائی۔ احمدی نوجوانوں کو فوج میں بھرتی ہونے کی تحریک
۱۵ر ستمبر۔ بیرونی مبلغین کے لئے خصوصی دعا کی تحریک
ستمبر۔ مربیان کو ذکر الٰہی کی اہم تحریک
۶ر اکتوبر۔ ہندوستان میں دعوت الی اللہ کی خاص تحریک
اکتوبر ۱۹۴۳ء۔ دعوت الی اللہ کی خاص تحریک اور مباحثات سے ممانعت
وقف زندگی برائے دیہاتی مربیان

۱۹۴۴ء

مارچ۔ خاندان مسیح موعودؑ کو وقف کی خاص تحریک
۱۰ر مارچ۔ وقف جائیداد کی تحریک
۲۴ر مارچ۔ وقف زندگی کی وسیع تحریک
مارچ۔ تعلیم الاسلام کالج کے لئے ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی تحریک
ماہرین علوم پیدا کرنے کی تحریک
۲۴ر اپریل حفاظ پیدا کرنے کی تحریک
مئی۔ رضاکارانہ دعوت الی اللہ کی ولولہ انگیز تحریک
مئی۔ تسبیح وتحمید اور درود شریف کی اہم تحریک
۳۰ر مئی۔ بھوکوں کو کھانا کھلانے کی تحریک
۲۳ر جون۔ نوجوانوں کو بالالتزام نماز تہجد کی تحریک
جولائی۔ ہندوستان مین سات مراکز اشاعت اسلام کی تحریک
اگست۔ بیویوں میں عدل وانصاف کی تحریک
۲۰ر اکتوبر۔ مشہور زبانوں میں تراجم قرآن اور لٹریچر کی تحریک
۲۱ر دسمبر۔ کیمونسٹ تحریک کا مطالعہ کرنے کی تحریک
جماعت کو صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کے وجود سے فائدہ اٹھانے کی تحریک

۱۹۴۵ء، ۱۹۴۶ء

۱۹ر اکتوبر۔ جماعت میں اعلیٰ تعلیم کی توسیع کے لئے سکیم
خاندانی وقف کی تحریک
تحریک وقف تجارت
۱۹۴۶ء۔ مسلمانان عالم کے لئے دعائے خاص کی تحریک
۱۹۴۶ء۔ نوجوانان احمدیت کو قربانیوں کی تحریک

۱۹۴۷ء تا ۱۹۵۱ء

فروری۔ حفاظت مرکز کے لئے مالی قربانیوں روزوں اور دعاؤں کی خاص تحریک
احمدی مہاجرین کے لئے کمبلوں، لحافوں اور توشکوں کی تحریک
اکتوبر۔ احمدیوں کو حفاظتی فنون سیکھنے کی تلقین
۱۲ر اکتوبر۔ ذکر الٰہی کی تحریک
انڈونیشیا، ایبے سینیا اور سعودی حکومت سے سفارتی تعلقات قائم کرنے کی تحریک
اشاعت اسلام کے لئے فقیرانہ رنگ پیدا کرنے کی ہدایت
۱۹۴۸ء۔ فتنہ صیہونیت کے مقابلہ کے لئے زبردست تحریک
۲۹ر جولائی ۱۹۴۹ء۔ قرآن کا اردو ترجمہ سیکھنے کی پرزور تحریک
۱۸ر نومبر ۱۹۴۹ء منافق طبع لوگوں کی اصلاح کی تحریک
۱۹۵۰ء۔ تبلیغ اسلام کے لئے جدید لٹریچر تیار کرنے کی تحریک
دفاع وطن کی تیاری کی پرزور تحریک
۲ر فروری ۱۹۵۱ء۔ دعاؤں کے چلہ کی خاص تحریک
مارچ ۱۹۵۱ء۔ تبلیغ کا حلقہ وسیع کرنے کی تحریک

۱۹۵۲ء تا ۱۹۵۴ء

جنوری۔ محاسبہ نفس کی دعوت
فروری۔ قوم کی بے لوث خدمات بجالانے کی تلقین
عالم اسلام کو دعوت اتحاد
تعلق باللہ اور دعاؤں کی خاص تحریک
۴ر جولائی، صبر وصلوٰۃ کی پرزور تحریک
اگست۔ مساجد کو ذکر الٰہی سے معمور کرنے کی تحریک
یکم ستمبر۔ تحریک حج
خدمت پاکستان کی خصوصی تحریک
۱۹۵۳ء۔ سات روزے رکھنے کی تحریک
سچائی اختیار کرنے کی تحریک
دسمبر ۱۹۵۳ء۔ تحریک جدید میں شمولیت کی خاص تحریک
۲۲ر اکتوبر ۱۹۵۴ء۔ پاکستان کے لئے تحریک دعا

۱۹۵۵ء تا ۱۹۶۰ء

۲۸ر جنوری۔ فارغ التحصیل شاہدین کے لئے نئی سکیم
ضرورت زمانہ کے مطابق لٹریچر تیار کرنے کی تحریک
۸ر فروری۔ صدر انجمن احمدیہ کے لئے واقفین کی تحریک
مسلم فرقوں سے مغربی ممالک میں تبلیغ کی پرزور اپیل
۱۹۵۶ء۔ امریکہ میں نظام وصیت کے نفاذ کی پرزور تحریک
مارچ ۱۹۵۶ء۔ قادیان کے لئے تحریک وقف زندگی
۱۹۵۸ء۔ وقف جدید کی تحریک
۱۰ر جنوری ۱۹۵۸ء۔ صد سالہ جوبلی منانے کی تحریک
جولائی ۱۹۵۸ء۔ نوجوانان احمدیت کو سرگرم عمل رہنے کی تحریک
۲۹ر اگست ۱۹۵۸ء۔ سینما بینی کے خلاف مؤثر آواز
۱۶ر نومبر ۱۹۵۰ء۔ ایک نئی الہامی دعا پڑھنے کی تحریک

دور مصلح موعودؓ کے مشن

اپریل ۱۹۱۴ء۔ انگلستان
۴ر مارچ ۱۹۱۵ء۔ سیلون
۱۵ر جون ۱۹۱۵ء۔ ماریشس
۱۵ر فروری ۱۹۲۰ء۔ امریکہ
۱۹ر فروری ۱۹۲۱ء۔ سیرالیون
۲۸ر فروری ۱۹۲۱ء۔ غانا
۸ر اپریل ۱۹۲۱ء۔ نائیجیریا

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

۱۹۲۱ء۔ بخارا
۱۹۲۲ء۔ مصر
۱۸؍دسمبر ۱۹۲۳ء۔ جرمنی
۱۹۲۴ء۔ ایران
۱۷؍جولائی ۱۹۲۵ء۔ شام
ستمبر ۱۹۲۵ء۔ سماٹرا
۱۹۲۸ء۔ فلسطین
۲۰؍فروری ۱۹۳۱ء۔ جاوا
۲۷؍نومبر ۱۹۳۴ء۔ کینیا
۲؍مارچ ۱۹۳۵ء۔ برما
۱۹۳۵ء۔ سنگاپور۔ ملایا
۲۷؍مئی ۱۹۳۵ء۔ ہانگ کانگ
۴؍جون ۱۹۳۵ء۔ جاپان
۱۰؍مارچ ۱۹۳۶ء۔ سپین
۱۹۳۶ء۔ ہنگری
۱۹۳۶ء۔ البانیہ
۱۹۳۶ء۔ یوگوسلاویہ
۱۹۳۶ء۔ ارجنٹائن
۱۹۳۶ء۔ پولینڈ
۱۹۳۷ء۔ اٹلی
جنوری ۱۹۳۸ء۔ چیکوسلواکیہ
۱۷؍مئی ۱۹۴۶ء۔ فرانس
۱۹۴۶ء۔ صقلیہ (سسلی)
۱۹؍اگست ۱۹۴۶ء۔ عدن
۱۳؍اکتوبر ۱۹۴۶ء۔ سوئٹزرلینڈ
جون ۱۹۴۷ء۔ بورنیو
۲؍جولائی ۱۹۴۷ء۔ ہالینڈ
۳؍مارچ ۱۹۴۸ء۔ اردن
۲؍فروری ۱۹۴۹ء۔ مسقط
فروری ۱۹۴۹ء۔ گلاسگو
۲۷؍اگست ۱۹۴۹ء۔ لبنان ؟
۱۹۵۰ء۔ ٹرینیڈاڈ
۱۹۵۶ء۔ ڈچ گی آنا
۳؍جنوری ۱۹۵۶ء۔ لائبیریا
وسط ۱۹۵۶ء۔ سکنڈے نیویا
۱۲؍اکتوبر ۱۹۶۰ء۔ فجی

۱۹۶۱ء۔ آئیوری کوسٹ
۱۹۶۱ء۔ گیمبیا
۱۹۶۲ء۔ ٹوگولینڈ

✡✡✡✡✡✡

اخبارات و رسائل

مارچ ۱۹۰۶ء۔ تشحیذ الاذہان (عہد خلافت سے قبل)
۱۹؍جون ۱۹۱۳ء۔ الفضل کا اجراء (عہد خلافت سے قبل)
۷؍اکتوبر ۱۹۱۵ء۔ اخبار "فاروق"
جون ۱۹۱۶ء۔ اخبار "صادق"
۱۹۱۶ء The Messag (سیلون)
۲۶؍مئی ۱۹۲۶ء۔ احمدیہ گزٹ قادیان
دسمبر ۱۹۲۶ء۔ سن رائز
۱۵؍دسمبر ۱۹۲۶ء۔ مصباح از قادیان
اپریل ۱۹۳۰ء۔ رسالہ "جامعہ احمدیہ"
۱۹۳۰ء۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ میگزین
۱۹۳۰ء۔ اسلامی دنیا۔ قاہرہ
۴؍اگست ۱۹۳۴ء۔ اخبار "اصلاح" سرینگر
یکم مئی ۱۹۳۵ء۔ رسالہ "البشریٰ" کا اجراء (از حیدر آباد)
۱۹۳۵ء۔ مسلم ٹائمز۔ لندن
۱۹۳۵ء۔ سہ ماہی رسالہ "الاسلام" از لندن
۱۹۳۶ء۔ رسالہ مینیزی یامنگو۔ مشرقی افریقہ
۱۹۳۶ء۔ تعلیم الدین۔ قادیان
۱۹۳۶ء "الہدیٰ"۔ مشرقی افریقہ
۱۹۴۲ء۔ ماہنامہ "فرقان"۔ قادیان
۱۹۴۹ء۔ الاسلام۔ سوئٹزرلینڈ
۱۹۴۹ء۔ اخبار الرحمت۔ از لاہور
۱۹۵۰ء۔ "المنار" تعلیم الاسلام کالج
اگست ۱۹۵۰ء۔ مسلم ہیرلڈ۔ گلاسگو
۱۹۵۱ء۔ التبلیغ۔ ربوہ
وسط ۱۹۵۱ء۔ الفرقان
ستمبر ۱۹۵۱ء۔ درویش۔ قادیان
اکتوبر ۱۹۵۲ء۔ خالد
۱۹۵۳ء۔ "المصلح" کراچی کا باقاعدہ اجراء
۱۹۵۴ء۔ Peace۔ بورنیو
۱۹۵۵ء۔ رسالہ "اصحاب احمد"
۱۹۵۵ء۔ افریقن کریسنٹ
۱۹۵۷ء۔ ایسٹ افریقن ٹائمز۔ مشرقی افریقہ
۱۹۵۸ء۔ سوینئیر۔ کراچی
۱۹۵۹ء۔ الاسلام۔ ہالینڈ
۱۹۵۹ء۔ ماہنامہ ایکٹو اسلام
۱۹۶۰ء۔ ماہنامہ انصار اللہ
۱۹۶۱ء۔ احمدیہ گزٹ۔ سوئٹزرلینڈ
اگست ۱۹۶۵ء۔ تحریک جدید
۱۹۵۹ء۔ البشریٰ جامعہ احمدیہ

✡✡✡✡✡✡

تنظیموں، مجالس اور اداروں کا قیام

۱۲؍اپریل ۱۹۱۴ء۔ انجمن ترقی اسلام کی بنیاد
۱۵، ۱۶؍اپریل ۱۹۲۲ء۔ مجلس شوریٰ کی ابتداء
۲۵؍دسمبر ۱۹۲۲ء۔ لجنہ اماء اللہ کا قیام
یکم مئی ۱۹۲۶ء۔ دار الشیوخ کی بنیاد
۲۰؍مئی ۱۹۲۸ء۔ جامعہ احمدیہ کی بنیاد
۱۹۳۵ء۔ بورڈنگ تحریک جدید کا قیام
۳۱؍جنوری ۱۹۳۸ء۔ خدام الاحمدیہ کا قیام
فروری ۱۹۳۹ء۔ مجلس ناصرات الاحمدیہ کا قیام
۲۶؍جولائی ۱۹۴۰ء۔ مجلس انصار اللہ کا قیام
۱۹۴۳ء۔ افتاء کمیٹی کا قیام
۱۱؍مئی ۱۹۴۴ء۔ فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا قیام
۲۶؍مئی ۱۹۴۴ء۔ فضل عمر ہوسٹل کا قیام
۱۹۴۵ء۔ تعلیم الاسلام ریسرچ سوسائٹی کی بنیاد
فروری ۱۹۴۵ء۔ تعلیم الاسلام کالج میں مجلس مذہب و سائنس کا قیام
۱۱؍اکتوبر ۱۹۴۸ء۔ ربوہ میں ظلی صدر انجمن احمدیہ و تحریک جدید کا قیام
۱۰؍دسمبر ۱۹۴۹ء۔ جامعۃ المبشرین کا قیام
۲۷؍فروری ۱۹۵۳ء۔ الشرکۃ الاسلامیہ کے قیام کا اعلان
۲۰؍اپریل ۱۹۵۳ء۔ اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کمپنی کا قیام
مئی ۱۹۵۲ء۔ خلافت لائبریری کا قیام
۱۹۵۷ء۔ ادارۃ المصنفین کا قیام

✡✡✡✡✡✡

اہم عمارات
جن کا سنگ بنیاد
حضور نے رکھا یا افتتاح فرمایا

۱۹؍اکتوبر ۱۹۲۴ء۔ مسجد الفضل لندن کا سنگ بنیاد
۱۷؍مارچ ۱۹۲۵ء۔ مدرسۃ الخواتین کا سنگ بنیاد۔ قادیان
۲۲؍مئی ۱۹۲۶ء۔ قصر خلافت کا سنگ بنیاد قادیان
۲۰؍مئی ۱۹۲۸ء۔ عمارت جامعہ احمدیہ قادیان کا افتتاح
اپریل ۱۹۳۲ء۔ عمارت برائے دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان کا افتتاح
۲۵؍اپریل ۱۹۳۲ء۔ "دار الحمد" (محلہ دار الانوار) کی پہلی کوٹھی کا سنگِ بنیاد
۲۳؍فروری ۱۹۳۳ء۔ بیت النصرت کوٹھی حضرت سیدہ نصرت جہاں کا سنگِ بنیاد

(بشکریہ روزنامہ الفضل ۱۵؍فروری ۱۹۹۹ء)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

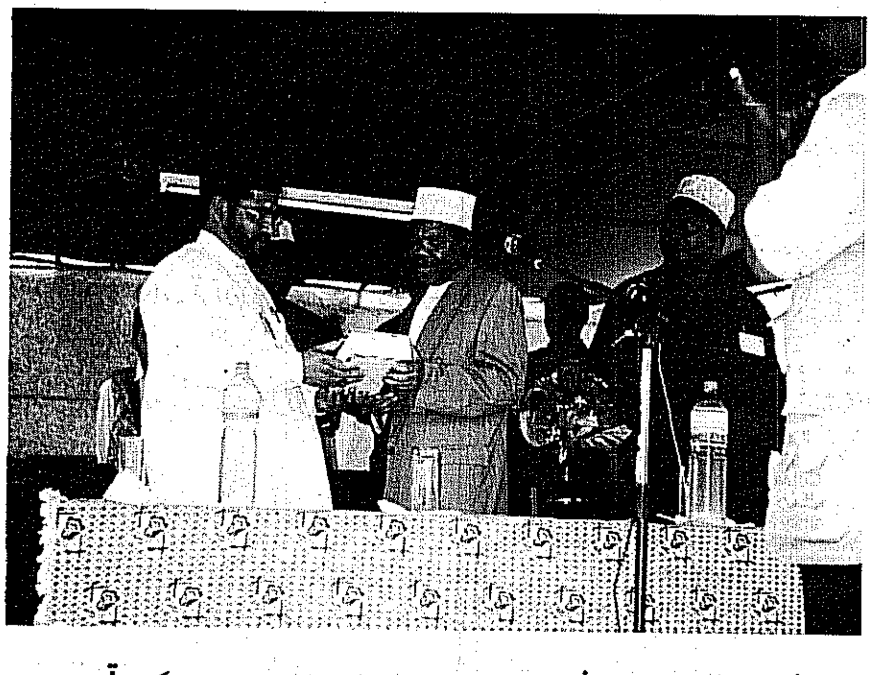

مکرم مظفر احمد صاحب درانی امیر جماعت احمدیہ تنزانیہ جلسہ سالانہ تنزانیہ ۲۰۰۱ء کے موقع پر عزت مآب جناب ڈاکٹر علی محمد شین صاحب نائب صدر مملکت جمہوریہ تنزانیہ کو سواحیلی ترجمہ قرآن کا تحفہ پیش کرتے ہوئے۔ دائیں طرف مکرم علی سعید موسیٰ صاحب نیشنل سیکرٹری تبلیغ کھڑے ہیں۔

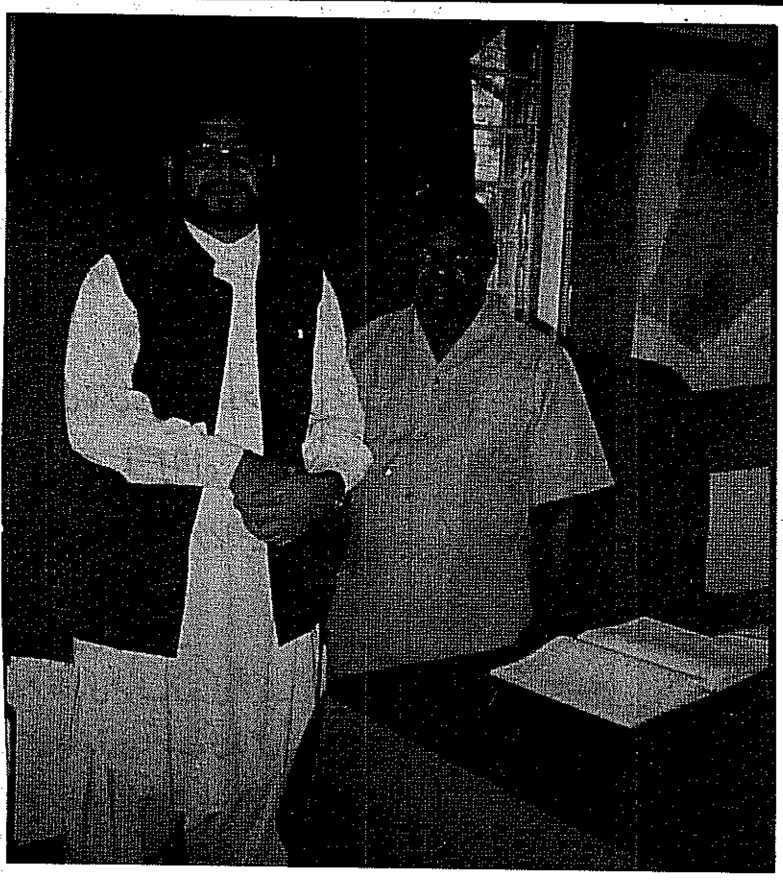

مکرم Meraj Mazi، ڈسٹرکٹ کمشنر Machengewa جماعت کی ایک تبلیغی مجلس سوال و جواب کے موقعہ پر احمدیہ مشن ہاؤس میں مکرم مظفر احمد صاحب درانی امیر و مبلغ انچارج تنزانیہ کے ہمراہ

سو سال پہلے
تاریخ احمدیت سے

۱۹۰۲ء

ریویو آف ریلیجنز (اردو و انگریزی) کا اجراء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۱ء میں جس رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" کی تجویز فرمائی تھی وہ مولوی محمد علی صاحب کی ادارت میں "انگریزی" اور "اردو" ہر دو زبان میں جنوری ۱۹۰۲ء سے جاری ہو گیا۔ انگریزی رسالہ تو ابتداء سے کچھ عرصہ تک لاہور ہی میں شائع ہوتا رہا مگر اردو ایڈیشن کا پہلا پرچہ لاہور کے "مطبع فیض عام لاہور" میں چھپا۔ اس کے بعد شیخ یعقوب علی صاحب تراب کے "انوار احمدیہ پریس قادیان" میں طبع ہونے لگا۔

ریویو کا اندرون ملک اور مغربی ممالک پر اثر

شروع شروع میں رسالہ کے اکثر اردو مضامین حضور ہی کے لکھے ہوتے تھے اور بعض مضامین کے متعلق نوٹ لکھا کر راہنمائی فرماتے تھے۔ (حضور کے ان مضامین کے علاوہ جو پہلی دفعہ اس رسالہ میں شائع ہوئے آپ کی متعدد تصانیف کے متن یا تراجم بھی اس میں چھپے مثلاً اسلامی اصول کی فلاسفی، کشتی نوح، لیکچر لاہور، نسیم دعوت، تذکرۃ الشہادتین، الوصیت)۔

اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور کی روحانی توجہ کی بدولت رسالہ کو اندرون ملک میں ہی نہیں مغربی ممالک میں بھی بڑی مقبولیت حاصل ہوئی۔ اندرون ملک میں پہلے ہی سال اس سے متاثر ہو کر کئی سعید روحوں نے حق قبول کیا بلکہ مدراس کے ایک ہندو دوست رسالہ کا اپنی زبان میں ترجمہ سن کر حضرت اقدسؑ کی زیارت کے شوق میں قادیان بھی پہنچے۔ علاوہ ازیں ملک کے اسلامی اخبارات نے اس پر تبصرے لکھے۔ چنانچہ رسالہ "البیان" لکھنؤ نے لکھا:

"ریویو آف ریلیجنز ہی ایک ایسا پرچہ ہے جس کو خالص اسلامی پرچہ کہنا صحیح ہے۔ ہم نے اس کے کئی نمبر دیکھے اور ہم کو اس امر کے ظاہر کرنے میں کوئی تامل نہیں کہ عربی میں "المنار" اور اُردو میں "ریویو آف ریلیجنز" سے بہتر پرچے کسی زبان میں شائع نہیں ہوتے۔ مسلمانوں کو خوش ہونا چاہئے کہ ہندوستان میں ایک ایسا رسالہ نکل رہا ہے جس کے زوردار مضامین پر علم و فضل کو ناز ہے"۔

پھر لکھا کہ: "ہندوستان کا بہترین اسلامی میگزین ہے"۔

رسائل کے علاوہ عوام نے بھی اس رسالہ کا بڑا خیر مقدم کیا۔ چنانچہ مسٹر میکبلین (پالم پور) نے لکھا:

"مجھے اسلام کا مطالعہ کرتے ہوئے تیرہ سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے...... مگر اب تک مَیں نے ایک بھی ایسی کتاب نہیں پڑھی جس میں اسلام کی حمایت اس قدر زور کے ساتھ کی گئی ہو جیسا کہ آپ کے شاندار پرچے میں"۔

اخبار "ملت" لاہور نے لکھا:

"اب تک جتنے اعلیٰ اور بے نظیر مضامین رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے ذریعہ مرزا صاحب کے اصول مناظرہ کے مطابق یوروپین لوگوں کی نظروں سے گزرے ہیں انہوں نے یورپ کی مذہبی دنیا میں ہلچل مچا دی ہے۔ اور پادریوں کے گروہ ماتم زدہ نظر آرہے ہیں۔ ان مضامین نے کثیر التعداد یوروپین لوگوں کو اسلام کے روحانی چشمہ سے سیراب کر دیا ہے اور ابھی اس کا فیض جاری ہے"۔

مغربی ملکوں میں جن تک اسلام کی آواز پہنچانے کے لئے یہ رسالہ جاری ہوا تھا تین رنگ میں اس کا اثر ظاہر ہوا۔ پہلا اثر یہ ہوا کہ یورپ اور امریکہ کے نو مسلم انگریزوں میں اسلام کے لئے نیا جوش اور نیا ولولہ پیدا کیا۔ اور قبل ازیں جو اپنے تئیں تنہا سمجھے بیٹھے تھے اب دلائل و براہین کی تازہ کمک پہنچنے پر ان کے حوصلے یکایک بلند ہو گئے اور انہوں نے اشاعت اسلام کی مہم تیز سے تیز تر کر دی۔ اس حقیقت کا اندازہ لگانے کے لئے ذیل میں چند نو مسلموں کی آراء درج کی جاتی ہیں۔

(۱)...... اخبار "کریسنٹ" (لیورپول) انگلستان کے مشہور اسلامی پرچہ نے اس رسالہ پر ریویو کرتے ہوئے ۱۳ر ستمبر ۱۹۰۳ء کے ایشوع میں لکھا: "ریویو آف ریلیجنز" کا پرچہ دلچسپ مضامین سے بھرا ہوا ہے۔ ہمارے نبی علیہ السلام کی ذات پاک کے متعلق جو جاہل عیسائی الزام لگایا کرتے ہیں ان کی تردید میں ایک نہایت ہی فاضلانہ مضمون اس میں لکھا گیا ہے جس سے عمدہ مضمون آج تک ہماری نظر سے نہیں گزرا"۔ (ترجمہ)

(۲)...... امریکہ کے پہلے نومسلم محمد الیگزنڈر رسل وب (امریکہ) نے لکھا:

"مَیں یقین کرتا ہوں کہ یہ رسالہ دنیا میں مذہبی خیال کو ایک خاص صورت دینے کے لئے ایک نہایت زبردست طاقت ہو گی اور یہ بھی یقین کرتا ہوں کہ آخر کار یہی رسالہ ان روکوں کو دور کرنے کا ذریعہ ہو گا جو جہالت سے سچائی کی راہ پر ڈالی گئی ہیں"۔ (ترجمہ)

(۳)...... شیخ عبداللہ کوئیلم (لیورپول) نے لکھا:

"مَیں ریویو آف ریلیجنز کو پڑھ کر بہت ہی خوش ہوتا ہوں اور اس مقدس مذہب کی تائید میں اسے ایک نہایت ہی قیمتی تحریر سمجھتا ہوں"۔ (ترجمہ)

دوسرا اثر مغربی ملکوں پر یہ ہوا کہ وہاں چوٹی کے غیر مسلم مفکروں اور ادیبوں تک اسلام کا پیغام پہنچا۔ ان کی غلط فہمیوں کا ازالہ ہوا اور وہ اسلامی نظریات کے قریب آگئے اور انہیں اسلام کی صحیح تصویر سمجھنے میں کافی مدد ملی۔ مغرب میں اسلام کے لئے جو ایک شاندار فضا بدلی ہے اس میں اس رسالے کا بھی نمایاں حصہ ہے۔ چنانچہ:

☆...... مسٹر اے۔ آر۔ ویب نے امریکہ سے لکھا:

"اس رسالہ کے مضامین روحانی صداقتوں کی نہایت پر حکمت اور روشن تفسیر ہیں"۔

☆...... کونٹ ٹالسٹائے نے روس سے لکھا:

"اس رسالہ کے خیالات بڑے وزنی اور سچے ہیں"۔

☆...... پروفیسر ہالٹسما ایڈیٹر "انسائیکلوپیڈیا آف اسلام" نے لکھا:

"یہ رسالہ ازحد دلچسپ ہے"۔

☆...... "ریویو آف ریویوز" لندن نے لکھا:

"یورپ اور امریکہ کے وہ لوگ جو محمد (ﷺ) کے مذہب میں دلچسپی رکھتے ہیں ان کو چاہئے کہ یہ رسالہ ضرور منگوائیں"۔

"ریویو آف ریلیجنز" کا تیسرا اثر یہ ہوا کہ اس نے عیسائیت کے علمبرداروں میں ایک غیر معمولی جنبش پیدا کر دی۔ چنانچہ انگلستان کے اخبار "چرچ فیملی" (Church Family) نے لکھا کہ مرزا غلام احمد صاحب کے پیدا کردہ لٹریچر کا جواب نہ دیا جائے وہ عیسویت کے خلاف ایسا حربہ لٹریچر کی شکل میں پیدا کر دیں گے کہ بائبل کا صفایا ہو جائے گا۔

☆......☆......☆......☆

حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے "ریویو آف ریلیجنز" کے بارہ میں پیغام

رسالہ کے بین الاقوامی اثر و نفوذ اور شہرت و اہمیت کے پیش نظر حضرت اقدس نے اگلے سال کے وسط میں جماعت کے نام ایک پیغام دیا کہ:

"اصل غرض خدا تعالیٰ کی میرے بھیجنے سے یہی ہے کہ جو جو غلطیاں اور گمراہیاں عیسائی مذہب نے پھیلائی ہیں ان کو دور کر کے دنیا کے عالم لوگوں کو اسلام کی طرف مائل کیا جاوے اور اس غرض مذکورہ بالا کو جس کو دوسرے لفظوں میں احادیث صحیحہ میں کسر صلیب کے نام سے یاد کیا گیا ہے پورا کیا جائے۔ اس لئے اور انہی اغراض کے پورا کرنے کے لئے رسالہ انگریزی جاری کیا گیا ہے۔ جس کا شیوع یعنی شائع ہونا امریکہ اور یورپ کے اکثر حصوں میں بخوبی مفید ثابت ہو چکا ہے۔ اور بہت سے دلوں پر اثر ہونا شروع ہو گیا ہے۔ بلکہ امید سے زیادہ اس رسالہ کی شہرت ہو چکی ہے۔ اور لوگ نہایت سرگرم شوق سے اس رسالہ کے منتظر پائے جاتے ہیں۔ لیکن اب تک اس رسالہ کے شائع کرنے کے لئے مستقل سرمایہ کا انتظام کافی نہیں۔ اگر خدانخواستہ یہ رسالہ کم توجہی اس جماعت سے بند ہو گیا تو یہ واقعہ اس سلسلہ کے لئے ایک ماتم ہو گا۔ اس لئے مَیں پورے زور کے ساتھ اپنی جماعت کے مخلص جواں مردوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس رسالہ کی اعانت اور مالی امداد میں جہاں تک ان سے ممکن ہے اپنی ہمت دکھلاویں"۔

"جو کوئی میری موجودگی اور میری زندگی میں میرے منشاء کے مطابق میری اغراض میں مدد دے گا امید رکھتا ہوں کہ وہ قیامت میں بھی میرے ساتھ ہو گا۔ پھر بعد اس کے وہ وقت آجائے گا کہ اگر ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے ایک پیسہ کے برابر نہیں ہو گا۔ یہ ایک ایسا مبارک وقت ہے کہ تم میں وہ خدا کا فرستادہ موجود ہے جس کی صدہا سال سے امتیں انتظار کر رہی تھیں۔ اور ہر روز خدا تعالیٰ کی تازہ وحی تازہ بشارتوں سے بھری ہوئی نازل ہو رہی ہے اور خدا تعالیٰ نے متواتر ظاہر کر دیا کہ واقعی اور حقیقی طور پر وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائیگا کہ اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا"۔

پھر آگے چل کر فرماتے ہیں:

"اگر اس رسالہ کی اعانت کے لئے اس جماعت میں دس ہزار خریدار اردو یا انگریزی کا پیدا ہو جائے تو رسالہ خاطر خواہ چل نکلے گا۔ اور میری دانست میں اگر بیعت کرنے والے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ میں کوشش کریں تو اس قدر تعداد کچھ بہت نہیں بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد بہت کم ہے۔ سو اے جماعت کے سچے مخلصو! خداوند تمہارے ساتھ ہو۔ تم اس کام کے لئے ہمت کرو۔ خدا تعالیٰ آپ تمہارے دلوں میں القاء کرے کہ یہی وہ وقت ہمت کا ہے"۔

(ریویو اردو بند ہو چکا ہے اور ریویو آف ریلیجنز انگریزی اب لندن سے شائع ہوتا ہے۔)

(ماخوذ از تاریخ احمدیت مؤلفہ دوست محمد شاھد)

> زندہ قوموں کی یہ علامت ہوا کرتی ہے کہ ان کے نوجوان اس کوشش میں لگے رہتے ہیں کہ وہ اپنے بڑوں کے قائم مقام بن جائیں۔
>
> (حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اللھم انا نجعلك فی نحورھم ونعوذبك من شرورھم۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب

محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب ۷رجنوری ۲۰۰۱ء کو لاہور میں وفات پاگئے۔ روزنامہ ''الفضل'' ربوہ ۱۲رجنوری ۲۰۰۱ء میں آپ کے مختصر حالات زندگی شائع ہوئے ہیں۔

آپ ۲۵رستمبر ۱۹۲۲ء کو امرتسر میں محترم میاں سراج الدین صاحب (مؤذن مسجد اقصیٰ قادیان) کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم نے ۱۹۱۶ء میں قبول احمدیت کی سعادت حاصل کی تھی۔ آپ نے ۱۵راگست ۱۹۴۶ء کو زندگی وقف کردی اور فوج سے فارغ ہوکر دسمبر میں قادیان آگئے۔ ۲۳رجون ۱۹۴۹ء کو مولوی فاضل کیا اور پھر فرقان فورس میں خدمات بجالائے۔ ۲۹راکتوبر ۱۹۵۰ء کو پہلی بار بطور مبلغ غانا بھجوائے گئے۔ بعد میں آپ نے نائب پرنسپل جامعہ احمدیہ، قائمقام پرنسپل جامعہ احمدیہ، سیکرٹری حدیقۃالمبشرین اور سیکرٹری مجلس نصرت جہاں کے طور پر خدمت کرنے کے علاوہ غانا، امریکہ جرمنی اور شرق اوسط میں بطور امیر و مشنری انچارج بھی خدمت کی توفیق پائی۔

۲۳رجنوری ۲۰۰۰ء کو آپ کی رخصت کی درخواست پر حضرت خلیفۃالمسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا: ''عطاء اللہ کلیم صاحب نے بڑی لمبی خدمت کی ہے اور اب ان کی صحت بھی ایسی نہیں کہ بھرپور کام کرسکیں، ان کو رخصت دے دیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اپنے بے انتہاء فضلوں سے نوازے''۔

آپ کے غانا میں قیام کے دوران آپ کے مضامین اور خطوط قومی اخبارات میں شائع ہوتے رہے جن کی تعداد ۲۷ ہے۔ ۱۹۶۲ء میں آپ نے غانا میں اخبار ''دی گائیڈنس'' جاری کیا اور ادارت کے فرائض بھی خود سرانجام دیتے رہے۔ قیام امریکہ کے دوران پندرہ روزہ ''النور'' اور ماہنامہ ''احمدیہ گزٹ'' شروع کئے۔ نیز اردو و انگریزی میں لاتعداد مضامین لکھے، مقالے پڑھے اور مختلف قسم کا لٹریچر طبع کروایا۔ غانا، امریکہ اور جرمنی کے مختلف ریڈیو اور ٹیلی وژن چینلوں پر آپ کے انٹرویو اور تقاریر کثرت سے نشر ہوئے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے ۱۹۶۳ء میں بستر علالت پر ہونے کے باوجود ایک بار آپ کے والد صاحب کو بلاکر ایک اخبار میں طبع ہونے والی تصویر دکھائی، جس میں آپ غانا کے صدر کے ساتھ بیٹھے ہیں، اور فرمایا ''دیکھو ہمارے کلیم کو خدا تعالیٰ نے کتنی عزت دی ہے''۔ ۱۹۷۰ء میں دورہ مغربی افریقہ کے دوران حضرت خلیفۃالمسیح الثالثؒ نے آپ کو وہ پگڑی عطا فرمائی جو حضورؒ نے پہنی ہوئی تھی۔ نیز حضورؒ نے ربوہ واپس تشریف لانے پر اپنے خطبہ جمعہ میں جن مربیان کرام کے لئے مقام نعیم کا ذکر فرمایا اس میں آپ کا بھی نام لیا اور آپ کی اہلیہ اوّل محترمہ نسیمہ بیگم صاحبہ کی خدمات کا بھی ذکر فرمایا۔

محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب کا ذکر خیر روزنامہ ''الفضل'' ربوہ ۲۶رفروری ۲۰۰۱ء میں مکرم سید ساجد احمد صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ مجھے افریقہ میں بطور ٹیچر اور پھر کیلیفورنیا میں بھی محترم مولانا صاحب کے ہمراہ کام کرنے کا موقع ملا۔ مَیں نے آپ کو ہمیشہ سب سے نیکی، ہمدردی اور دوستی کرنے والا پایا۔ بچے آپ کی میز پر چڑھ جاتے اور آپ کی گود میں بلاتکلف بیٹھ جاتے۔ آپ سادہ زندگی بسر کرتے، سادہ اور صاف ستھرا لباس پہنتے، تقریر بلند آواز سے ٹھہر ٹھہر کر کرتے۔ بہت مخلص، عبادت گزار، دعاگو اور خداترس انسان تھے۔

جب آپ کا تعین کیلیفورنیا میں ہوا تو آپ نے رسالہ ''النور'' جاری کیا جس کا بڑا مقصد احباب جماعت تک خلیفۂ وقت کے خطبات پہنچانا تھا۔ پہلے یہ صرف امریکہ کے مغربی ریجن کے احمدیوں کو بھیجا جاتا تھا، پھر مرکزی ہدایت پر سارے امریکہ میں بھجوانا شروع کیا گیا۔ اس کی مقبولیت کے ساتھ یہ ضرورت بھی محسوس کی گئی کہ خطبات کا انگریزی ترجمہ بھی جلد احمدیوں تک پہنچے چنانچہ ''احمدیہ گزٹ'' بھی آپ نے ہی جاری کیا۔ چونکہ آپ خود ٹائپنگ نہ جانتے تھے اس لئے ایک انگلی سے ایک ایک حرف دباکر مضمون تیار کرتے۔ پھر بس اور ریل کا لمبا سفر کرکے ایک سستے ٹائپ سیٹنگ کرنے والے کے پاس مضمون لے جاتے اور مضمون سیٹ ہوجاتا تو دوبارہ وہاں لینے جاتے اور رات گئے ہمارے ہاں پہنچتے جہاں ان مضامین کو صفحہ بہ صفحہ سجایا جاتا۔ پھر آپ رسالوں کی کاپی لے کر پریس روانہ ہوتے۔

آپ کے پاس کار تھی نہ لائسنس۔ اکثر رسالہ طبع ہونے کے بعد اپنے ہاتھوں سے ڈبے اٹھاکر واپس مشن ہاؤس پہنچتے۔ اگر مَیں نے ان سے استفسار نہ کیا ہوتا تو مجھے بھی یہ علم نہ ہوتا کہ اتنا وزن آپ خود اٹھاکر اتنا لمبا سفر طے کرتے ہیں۔ رسالہ کی ترسیل بھی اکثر آپ کو تنہا ہی کرنا پڑتی، لیبل اور ٹکٹ چسپاں کرتے اور ڈاکخانہ لے جاکر پوسٹ کر آتے۔ ہر مہینے تین شمارے باقاعدہ شائع ہوتے یعنی پندرہ روزہ ''النور'' کے دو شمارے اور ماہنامہ ''احمدیہ گزٹ'' کا ایک پرچہ۔

آپ کو انگریزی میں بہت مہارت حاصل تھی، کئی بہت عمدہ مضامین لکھے اور تصانیف کیں۔ ایک دفعہ ایک دوست نے ان کا ایک مضمون دیکھ کر مجھ سے پوچھا کہ کیا یہ واقعی کلیم صاحب نے ہی لکھا ہے؟ کیونکہ معلوم نہیں ہوتا کہ کلیم صاحب جیسے سادہ مزاج شخص نے ایسے اعلیٰ پایہ کا مضمون لکھا ہو۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ ۱۷رمارچ میں شامل اشاعت ایک مضمون (مرتبہ: مکرم فخرالحق شمس صاحب) میں محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب کے امریکہ میں قیام کے بارہ میں سیدنا حضرت خلیفۃالمسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے:- ''آپ کا امریکہ کا دَور امارت سب پہلوؤں سے بہت مبارک ثابت ہوا اور جماعت نے بہت ترقی کی...... آپ کو نمایاں خدمت کی توفیق ملی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے حسن کارکردگی کے اس انداز و معیار کو بہت بڑھائے......''

محترم مولانا صاحب کی وفات پر آپ کے عزیز و اقارب سے تعزیت کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مولانا کلیم صاحب تو اُن لوگوں میں سے ہیں جن کا ذکر سورۃالفجر کی آخری آیات میں ہے۔ ان کی ساری عمر تو خدمات میں گزری ہے......

محترم کلیم صاحب نماز تہجد التزام کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے۔ کہتے تھے کہ مَیں نے کوئی تہجد ایسی ادا نہیں کی جس میں پہلے جماعت کے لئے دعا نہ کی ہو۔ ایک دفعہ کسی وجہ سے تہجد کی نماز چھوٹ گئی تو صبح کہنے لگے کہ آج صدقہ دینا چاہئے، میری تہجد کی نماز چھوٹ گئی ہے۔

آپ میں ریاء نام کی کوئی چیز نہ تھی۔ ایک بار غانا کے ایک وزیر نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ کے والد صاحب کون تھے۔ آپ نے جواب دیا کہ وہ مسجد کے مؤذن تھے اور مسجد میں جھاڑو دیا کرتے تھے۔ اس پر اُس وزیر نے اُٹھ کر آپ کو گلے سے لگالیا اور کہا کہ جس قوم میں آپ جیسے وجود ہوں وہی قومیں ترقی کیا کرتی ہیں۔

آپ میں خدمت خلق کا جذبہ بدرجہ اتم موجود تھا۔ صدقہ و خیرات کے علاوہ بھی کمزوروں اور ناداروں کی مدد آپ کا شیوہ تھا۔ بوڑھے لوگوں کا بوجھ اٹھاکر انہیں منزل تک پہنچا آتے۔ پاکستان بننے کے بعد جب لوگ مسائل کا شکار تھے تو آپ ایک معمر بے سہارا عورت کو اپنے کندھے پر اٹھالائے اور گھر والوں سے کہا کہ اس کی خدمت کرو۔

اپنے اہل و عیال اور بچوں سے بھی بے انتہا شفقت کا سلوک کیا لیکن دینی کاموں میں سستی پر خفا بھی ہوجاتے۔ اگر کوئی گھر میں داخل ہوتے وقت السلام علیکم نہ کہتا تو اُسے گھر سے باہر بھیج دیتے کہ دوبارہ آؤ اور سلام کہو۔

وقف کے تقاضوں سے خوب آگاہ تھے۔ جب آپ پہلی بار افریقہ تشریف لے گئے تو آپ کے جڑواں بیٹے صرف سات دن کے تھے۔ آپ کی اہلیہ نے آپ کی روانگی سے پہلے تشویش کا اظہار کیا لیکن آپ نے کہا کہ مَیں سب کو خدا کے حوالہ کرکے جارہا ہوں۔ آپ جماعت کے مالی معاملات میں بہت محتاط تھے۔ جو بھی نذرانے ملتے وہ سیکرٹری مال کے پاس جمع کروادیتے۔ جماعت کی کار کبھی ذاتی کاموں کے لئے استعمال نہیں کی۔ خود کو حضرت مولانا نذیر احمد مبشر صاحب کا شاگرد کہلوانا پسند کرتے تھے۔ حضرت مولانا مبشر صاحب جب اپنا ذاتی خط لکھتے تو مشن ہاؤس کی لائٹ بند کردیتے اور اپنا دیا جلا لیتے تھے۔ اتفاق کی بات ہے کہ اُن کے قدموں میں ہی آپ کی قبر بنائی گئی ہے۔

محترم مرزا محمد افضل صاحب بیان کرتے ہیں آپ لفظ ''درویش'' کی عملی و عکسی تصویر تھے۔ ایک بار امریکہ میں ایک عیسائی ادارہ کا انچارج اور کچھ طالبعلم آپکے پاس آئے تو آپ نے بائبل سے اتنے حوالے زبانی پیش کردیئے کہ انہوں نے بے ساختہ کہا کہ اتنے حوالے تو ہمیں بھی یاد نہیں۔

محترم عبدالمالک صاحب آف لاہور کا بیان ہے کہ جب میں امریکہ گیا تو محترم مولانا صاحب امریکہ کے امیر و مشنری انچارج تھے۔ آپ نے میری خاطر تواضع کرکے مجھے اپنے ہمراہ لیا اور بازار سے مرغی اور دیگر چیزیں خرید کر واپس مشن ہاؤس آئے۔ پھر مجھے کہا کہ یہ چیزیں فریج میں رکھ دو۔ مَیں نے دیکھا کہ فریج میں پہلے سے وہی چیزیں اور مرغی وغیرہ موجود ہے۔ مَیں نے حیران ہوکر پوچھا کہ مزید خریدنے کی کیا ضرورت تھی؟ تو فرمایا کہ وہ جماعت کا سامان ہے جبکہ تم میرے ذاتی مہمان ہو اس لئے ذاتی رقم سے یہ اشیاء خریدی ہیں۔

اعزاز

☆ مکرمہ منورہ صدیقہ صاحبہ قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں M.Sc (سائیکالوجی) کے پہلے سمیسٹر میں یونیورسٹی میں اوّل آئیں۔

☆ مکرمہ امامہ صاحبہ کو چیف ایگزیکٹو پاکستان نے ابن سینا سائیکیٹرک (Psychatric) ایوارڈ اور اوّل انعام گولڈ میڈل سے نوازا۔

☆ مکرم پروفیسر محمود حسین صاحب ڈین فیکلٹی آف آرکیٹکچر اینڈ پلاننگ UET لاہور کو یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کی طرف سے ''بہترین یونیورسٹی ٹیچر برائے 2000'' کا ایوارڈ دیا گیا۔

☆ مکرم عبدالرافع صاحب نے کینیڈا کے IT (سافٹ ویئر) کے قومی مقابلہ میں طلائی تمغہ حاصل کیا اور بین الاقوامی مقابلہ کے لئے کوالیفائی کیا۔

☆ مکرم منور لقمان صاحب نے سالانہ قومی کھیل ۲۰۰۱ء میں تیسری مرتبہ تیراکی کا قومی چیمپئن بننے کا اعزاز حاصل کیا ہے۔ انہوں نے ایک طلائی، دو نقرئی اور تین کانسی کے تمغے حاصل کئے۔

☆ مکرم فواد نعیم خالد صاحب B.S.Ed کے امتحان میں پنجاب یونیورسٹی میں دوم رہے۔

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

11/02/2002 – 17/02/2002

Muslim TV AHMADIYYA

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Monday 11th February 2002

00.05	Tilawat, News, Dars Malfoozat
01.00	Children's Corner: Kudak No.3
01.30	Q/A Session Part 2: Rec.01.12.96 With Swedish Guests
02.30	Ruhaani Khazna'en: Quiz Programme No.1 from the book 'Alhaq Mubassa Ludhiana'.
03.15	Urdu Class: Lesson No. 346 Rec.11.02.96
04.30	Learning Chinese: Lesson No.248
05.00	Rencontre avec les Francophones. Rec. on 04.02.02.
06.15	Liqa Ma'al Arab: Rec. on 17.08.2000 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
07.15	Dars Malfoozat
07 30	Chinese Programme: With Usman Chou Sb. Islam Among Other Religions
08.10	Children's Corner: With Hazoor
08.45	Q/A Session ®
09.45	Quiz Khutabaat-e-Imam: Quiz from F/S of 13.03.2000.
10.20	Sky/Urdu Class:Lesson no.346 ®
10.20	Hot Bird/Indonesian Service: Indonesian Translation of Friday Sermon delivered by Huzur on
11.25	Safar Hum Nay Kiya: A visit to Bahrain, Pakistan.
12.05	Tilaawat, Dars-e Malfoozat, News
13.00	Urdu Class ®
14.05	Bengali Shomprochar: Various Items
15.05	Lajna Magazine: Prog. No.32
16.05	Children's Corner: Kudak ®
16.35	French Service: Various Items in French
17.35	German Service: Various Items in German
18.35	Liqa Ma'al Arab: ®
19.35	Arabic Service: Various Items in Arabic
20.35	Q/A Session: ®
21.35	Ruhaani Khazaa'en: Quiz Programme ®
22.00	Children's Class
22.30	Rencontre Avec Les Francophones ®
23.30	Safar Hum Nay Kiyaa ®
23.31	

Tuesday 12th February 2002

00.05	Tilaawat, Dars ul Hadith, News
01.00	Children's Corner: Let's Learn Salaat Part 2 By Imam Ata ul Mujeeb Rashed Sahib
01.30	Tabarukaat:Speech .
02.30	Medical Matters.
03:15	Around The Globe.
04.30	Urdu Asbaaq
05.00	Bengali Mualqat: with Hazoor
06.10	Liqaa Ma'al Arab: Rec.14.09.00
07.30	Pushto Programme: F/S - Rec: 10.01.97 Delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV .
08:45	Dars ul Quran: Lesson No.2 – 1996
10:15	Sky/ Around the World: A Journey Through The Solar System – Part 2
10.10	Hot Bird/ Indonesian Service: Various Items
11.25	MTA Travel: A Visit to Italy.
12.05	Tilaawat, Darse Hadith, News
12:55	Q/A Session: With Hazoor
14.00	Bengali Shomprochar: Various Items
15.00	Around The World: ®
16.00	Children's Corner: Let's Learn Salat ®
16.30	French Service: Various Items in French
17.30	German Service: Various Items in German
18.30	Liqaa Ma'al Arab: ®
19.30	Arabic Service: Various Items in Arabic
20.30	Tabarukaat: ®
21.30	Medical Matters: ®
22:05	Acchay Mazmoon Nigaar®
22.35	Bengali Mulaaqaat.Rec.5.2.02
23.35	MTA Travel: ®
23.36	

Wednesday 13th February 2002

00.05	Tilawat, News, History of Ahmadiyyat
01.00	Children's Corner: Guldasta
01.30	Q/A Session: With Urdu Speaking Guests
02.30	Hamari Kaenat: Host Sayyed Tahir Ahmad
03.15	Urdu Class: Lesson No.347 – Rec.13.02.98
04.30	Learning Languages: Learning French No.2
05.05	Atfal Mulaqat: Rec.09.02.00
06.15	Liqaa Ma'al Arab: Rec.21.09.00
07.30	Swahili Programme: F/S – Rec.29.05.98
08.45	Q/A Session With Urdu Speaking Friends ®
09.45	Speech: by Imam Ata-ul-Mujeeb Rashed Topic: "Islamic etiquette"
10.20	Indonesian Service: Various Items
11.20	Safar Hum Nay Kiya: A visit to 'Mastooj'
12.05	Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
13.00	Urdu Class: ®
14.05	Bengali Shomprochar: Various Items
15.05	Computers for Everyone: Lesson No.2
15.35	Norwegian Service: Book Reading No. 2 Jesus in India Written by the Promised Messiah. Norwegian Translation read By Noor A. Truls Bolstad Sb
16.15	Children's Corner: Guldasta ®
16.30	French Service: Various Items in French
17.30	German Service: Various Items in German
18.30	Liqaa Ma'al Arab: ®
19.30	Arabic Service: Various Items in Arabic
20.30	Q/A Session With Urdu Speaking Guests ®
21.30	Hamari Kaenat: ®
22.00	Speech: by Imam Ata-ul-Mujeeb Rashed®
22.35	Atfal Mulaqat: Rec.02.02.00 ®
23.35	Documentary: Safar Hum Nay Kiya ®

Thursday 14th February 2002

00.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
01.05	Children's Corner: Waqfeen e Nau items
01.30	Q/A Session: Rec.19/03/1995. Part 1 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
02.30	MTA Lifestyle: Perahan – how to sew
03.15	Canadian Horizons: Children's Class No.6 Presented by Naseem Mehdi Sahib
04.25	Learning Chinese: Lesson No.30
05.00	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.239 Rec:1.04.98
06.15	Liqaa Ma'al Arab: Rec.28.09.00
07.30	Sindhi Service: Rec.17.01.97
08.45	Q/A Session: Rec.19.3.95. Part 1 ®
09.40	The Books of Hadhrat Khalifatul Masih I (ra) Hosted by Fuzail Ahmad Ayaz Sahib
10.15	Sky/Canadian Horizons: Children's Class No.6 ®
10.15	Hotbird/ Indonesian Service:
11.15	MTA Travel: San Francisco Produced by MTA International
12.05	Tilawat, Dars e Malfoozaat, News
13.00	Q/A Session Rec: 24/8/96 held in Germany
14.00	Bangla Shomprachar:F/S Rec.29.03.96
15.00	Talk: On the topic of Islamic ettiquette By Imam Ata ul Mujeeb Rashed Sahib
15.45	Turkish Prog.: The truth of the Imam Mahdi Part 2, with Jalal Shams Sahib
16.20	Children's Corner: Waqfeen e Nau items ®
16.40	MTA France: Various items in French
17.40	German Service: Various Items
18.40	Liqaa Ma'al Arab: ®
19.45	Arabic Service: Various Items in Arabic
20.45	Q/A Session: Rec.20.10.94®
21.55	MTA Lifestyle: Perahan ®
22.30	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.239 ®
23.30	MTA Travel ®

Friday 15th February 2002

00.05	Tilawat, Dars e Hadith, News
01.00	Children's Corner: Yassarnal Qur'an Class Lesson No.3, Produced by MTA Pakistan
01.25	Majlis e Irfan: Q/A session with Huzoor Rec: 07.04.00
02.20	MTA Sports: Kabaddee Match - Final
03.20	Egypt Land of Pharoahs and Fables MTA USA
04.20	Seerat un Nabi (saw):
05.10	Homeopathy Class: Lesson No.61 Rec: 16.01.95
06.15	Liqaa Ma'al Arab: Rec: 5.10.00
07.30	F/S in Saraiki: Rec: 2.1.98
08.20	Speech "the educational of children" by Basharat Ahmad Mahmood
08.45	Majlis Irfan: ®
09.45	Roshni ka Safr: A talk with new converts Produced by MTA Pakistan
10.15	Sky/ Egypt Land of Pharoahs and Fables ®
10.30	Hot Bird/ Indonesian Service:
11.25	MTA Travel: Barcelona and Madrid Produced by MTA International
12.05	Tilawat, Dars e Malfoozat, News
13.00	Friday Sermon – LIVE Delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.00	Bangla Shomprachar: Various Items
15.00	Egypt Land of Pharoahs and Fables ® Presentation of MTA USA
16.00	Childern's Corner: Yassarnal Quran Class ® Lesson No.3
16.30	Sky /From The Archives: Q/A with Huzoor
16.30	Hot Bird/ French Service:
17.30	German Service: Various Items
18.30	Liqaa Ma'al Arab: ®
19.30	Arabic Service: Various Items
20.30	Majlis e Irfan: Rec.01.02.02 ®
21.30	Friday Sermon ®
22.30	Homeopathy Class: Lesson No.60 ®
23.30	MTA Travel: the travel programme showing the cities of Barcelona and Madrid ®

Saturday 16th February 2002

00.05	Tilawat, News.
00.40	Q/A Session: With Huzoor
02.35	Kehkashaan: An Urdu language discussion Topic: " Aufuwat-e-Durguzar" Host: Meer Anjum Parveez
03.15	Urdu Class: Lesson No.349 Rec: 17.02.98
04.30	Learning Languages: Urdu Asbaaq With Maulana Ch Hadi Ali Sahib
05.05	German Mulaqaat: With Huzoor Rec: 6.02.02
06.15	Liqaa Ma'al Arab: with Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec:17.08.94
07.20	Flower Exhibition: from Pakistan Exhibition of Roses held in Islamabad, Pakistan.
07.40	MTA Mauritius: Conference on seerat-un-nabi. In French Language
08.45	Dars ul Qur'an: Lesson No.3 Rec.1996
10.15	Hotbird/ Indonesian Service:
10.15	Sky/Urdu Class: Lesson No.345 ®
11.20	Flower Exhibition: ®
12.05	Tilaawat, News.
12.40	Q/A Session: held in Holland:Rec:2.5.97
14.25	Bangla Shomprachar: Various Items
15.05	Children's Class: With Huzoor (New) Rec:16.02.02
16.10	Children's Corner: Yassarnal Quran Class Lesson No.3 ®
16.35	Sky From The Archives:Various English Items
16.30	Hotbird/ French Service:
17.35	German Service: Various Items
18.35	Liqaa Ma'al Arab: ®
19.40	Arabic Service: Various Items
20.10	Q/A Session: with Huzoor ®
21.55	Children's Class: Rec: 16.02.02 ® With Hadhrat Khalifatul Masih IV
22.55	German Mulaqaat: Rec.6/02/02® With Hadhrat Khalifatul Masih IV

Sunday 17th February 2002

00.05	Tilawat, Dars e Hadith, News
01.00	Children's Class: With Huzoor
01.30	Q/A Session: With Huzoor & Urdu speakers
02.30	Discussion: Jamaat-e-Ahmadiyya & Service To Quran Hosted by: Mau. Deen M. Shahid Sahib
03.15	Around the Globe: MTA USA Jalsa salana west coast region USA, November 1999.
04.30	Learning Languages: Le Francais C'est Facile Lesson No.3, With Naveed Marty Sahib
05.00	Lajna Mulaqaat: With Huzoor Rec: 06.02.02
06.15	Liqaa Ma'al Arab:Rec.24.07.1997 ®
07.30	Spanish Service: F/S by Huzoor: Rec: 16.1.98 With Spanish Translation
08.45	Moshaa'irah: An evening with Ch. Muhammad Ali Sahib – Part 3.
09.45	Tehrik-E-Ahmadiyyat: Quiz programme On the History of the Ahmadiyyat Jama'at By Majlis-e-Khuddamul Ahmadiyya
10.25	Sky/ Around The Globe Jalsa salana west coast region USA, November 1999.®
10.25	Hotbird/ Indonesian Service:
11.35	MTA Travel: A Visit to Historical Farnham town in surrey, UK
12.05	Tilawat, Seerat un Nabi (saw), News
13.00	Majlis e Irfan: Rec.08.02.02 ®
14.00	Bangla Shomprachar: Various Items
15.00	Friday Sermon: Rec.15.02.02
16.00	Chiuldren's Class: With Huzoor ®
16.20	English Service: Around the Globe ®
17.30	German Service: Various Items
18.30	Liqaa Ma'al Arab: ®
19.30	Arabic Service: Various Items
20.30	Q/A Session: with Hazoor®
21.30	Moshaa'irah: Poetry Evening ®
22.30	Lajna Mulaqaat: Rec.10.02.02 ®
23.30	MTA Travel: A Visit to Historical Farnham town in surrey, UK ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 9 | Friday, February 08, 2002 | Issue No. 6

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

تزکیۂ نفس کے جہادِ اکبر کی عالمی تحریک

حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود نے آج سے قریباً ایک سو چار برس پیشتر ۱۹ر جنوری ۱۸۹۸ء کو دربار عام میں خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"یہ بات بحضورِ دل یاد رکھو کہ جیسے بیت اللہ میں حجر اسود پڑا ہوا ہے اسی طرح قلب سینہ میں پڑا ہوا ہے۔ بیت اللہ پر بھی ایک زمانہ آیا ہوا تھا کہ کفار نے وہاں بت رکھ دیئے تھے۔ ممکن تھا کہ بیت اللہ پر یہ زمانہ آتا۔ مگر نہیں، اللہ نے اس کو ایک نظیر کے طور پر رکھا۔ قلبِ انسانی بھی حجر اسود کی طرح ہے اور اس کا سینہ بیت اللہ سے مشابہت رکھتا ہے۔ ماسویٰ اللہ کے خیالات وہ بت ہیں جو اس کعبہ میں رکھے گئے ہیں۔ مکہ معظمہ کے بتوں کا قلع قمع اس وقت ہوا تھا جبکہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دس ہزار قدوسیوں کی جماعت کے ساتھ وہاں جا پڑے تھے اور مکہ فتح ہو گیا تھا۔ ان دس ہزار صحابہ کو پہلی کتابوں میں ملائکہ لکھا ہے اور حقیقت میں ان کی شان ملائکہ ہی کی سی تھی۔ انسانی قویٰ بھی ایک طرح پر ملائکہ ہی کا درجہ رکھتے ہیں۔ کیونکہ جیسے ملائکہ کی یہ شان ہے کہ ﴿یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ﴾ (النحل:۵۱) اسی طرح پر انسانی قویٰ کا خاصہ ہے کہ جو حکم ان کو دیا جائے۔ اس کی تعمیل کرتے ہیں۔ ایسا ہی تمام قویٰ اور جوارح حکم انسانی کے نیچے ہیں۔ پس ماسویٰ اللہ کے بتوں کی شکست اور استیصال کے لیے ضروری ہے کہ ان پر اسی طرح سے چڑھائی کی جائے۔ یہ لشکر تزکیۂ نفس سے تیار ہوتا ہے اور اسی کو فتح دی جاتی ہے جو تزکیۂ کرتا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے۔ ﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا﴾ (الشمس:۱۰) حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر قلب کی اصلاح ہو جائے، تو کل جسم کی اصلاح ہو جاتی ہے اور یہ کیسی سچی بات ہے۔ آنکھ۔ کان۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ زبان وغیرہ جس قدر اعضاء ہیں، وہ دراصل قلب کے ہی فتوے پر عمل کرتے ہیں۔ ایک خیال آتا ہے، پھر وہ جس عضو کے متعلق ہو وہ فوراً اس کی تعمیل کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

غرض اس خانہ کو بتوں سے پاک وصاف کرنے کے لئے ایک جہاد کی ضرورت ہے اور اس جہاد کی راہ میں تمہیں بتاتا ہوں اور یقین دلاتا ہوں۔ اگر تم اس پر عمل کرو گے، تو ان بتوں کو توڑ ڈالو گے اور یہ راہ میں اپنی خود تراشیدہ نہیں بتاتا۔ بلکہ خدا نے مجھے مامور کیا ہے کہ میں بتاؤں۔ اور وہ راہ کیا ہے؟ میری پیروی کرو اور میرے پیچھے چلے آؤ۔ یہ آواز نئی آواز نہیں ہے۔ مکہ کو بتوں سے پاک کرنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کہا تھا۔ ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾ (آل عمران:۳۲) اسی طرح پر اگر تم میری پیروی کرو گے۔ تو اپنے اندر کے بتوں کو توڑ ڈالنے کے قابل ہو جاؤ گے۔ اور اس طرح پر سینہ کو جو طرح طرح کے بتوں سے بھرا پڑا ہے پاک کرنے کے لائق ہو جاؤ گے۔ تزکیۂ نفس کے لیے چلہ کشیوں کی ضرورت نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے چلہ کشیاں نہیں کی تھیں۔ اَرّہ اور نفی واثبات وغیرہ کے ذکر نہیں کئے تھے بلکہ ان کے پاس ایک اور ہی چیز تھی۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں محو تھے۔ جو نور آپ میں تھا وہ اس اطاعت کی نالی میں سے ہو کر صحابہؓ کے قلب پر گرتا اور ماسوی اللہ کے خیالات کو پاش پاش کرتا جاتا تھا۔ تاریکی کے بجائے ان سینوں میں نور بھرا جاتا تھا۔ اس وقت بھی خوب یاد رکھو وہی حالت ہے۔ جب تک کہ وہ نور جو خدا کی نالی میں سے آتا ہے تمہارے قلب پر نہیں گرتا تزکیۂ نفس نہیں ہو سکتا۔ انسان کا سینہ مہبط الانوار ہے اور اسی وجہ سے وہ بیت اللہ کہلاتا ہے۔ بڑا کام یہی ہے کہ اس میں جو بت ہیں وہ توڑے جائیں اور اللہ ہی اللہ رہ جائے۔ حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اَللّٰهُ اَللّٰهُ فِی اَصْحَابِی ۔ میرے صحابہؓ کے دلوں میں اللہ ہی اللہ ہے"۔

(ملفوظات جلد اول طبع ثانی صفحہ ۱۲۱۔۱۲۲)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ہدایات کی تعمیل میں

تنزانیہ (مشرقی افریقہ) میں پانچ نئے ہومیو پیتھک کلینکس کا قیام

(رپورٹ: مظفر احمد باجوہ ۔ مبلغ سلسلہ)

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل (MTA) کے اجراء کے معاً بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہومیو پیتھی طریق علاج پر لیکچرز کا ایک لمبا سلسلہ شروع فرمایا۔ ان لیکچرز کی ایم ٹی اے اور احمدیہ اخبارات کے ذریعہ ساری دنیا میں نشرواشاعت ہوتی رہی اور آج بھی یہ سلسلہ جاری ہے جس کے نتیجہ میں ساری دنیا کے احمدی احباب نے اس طریق علاج سے واقفیت حاصل کی اور ان کی دلچسپی اس میں بڑھتی گئی اور کثرت سے احباب جماعت اپنے علاج کے سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں خطوط لکھنے لگے تاکہ آپ کی دعاؤں کے ساتھ ساتھ دوا بھی حاصل کر سکیں۔ چنانچہ بے شمار احباب آپ کی دعاؤں اور تجویز کردہ نسخوں کے ذریعہ شفایاب ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ پھر پیارے امام کی ہومیو پیتھی میں گہری دلچسپی اور توجہ کو دیکھ کر بہت سارے احمدی احباب میں بھی اپنے اپنے قرب وجوار میں بسنے والوں کا علاج خود کرنے کا شوق پیدا ہوا۔ اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس طریق علاج سے دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کے مبلغین اور دیگر احباب کے ذریعہ کثرت سے شفا کے حیرت انگیز واقعات رونما ہو رہے ہیں۔

حال ہی میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی خدمت میں دوا کی تجویز کے لئے خط لکھنے والوں کے سلسلہ میں آپ کی طرف سے محترم مظفر احمد صاحب درانی امیر جماعت احمدیہ تنزانیہ کے نام ہدایت موصول ہوئی کہ ایسے احباب کے لئے اپنے ملک میں ہی علاج کا انتظام کیا جائے کیونکہ دور سے مریض کو دیکھے بغیر صحیح دوا کی تجویز میں مشکلات پیش آتی ہیں۔

چنانچہ پیارے امام ایدہ اللہ کی ہدایت کی تعمیل میں محترم امیر صاحب تنزانیہ نے فوراً ملک کے مختلف علاقوں میں ہومیو پیتھک دواؤں کا انتظام کر کے مبلغین کو ہدایت جاری کر دی ہے کہ وہ تبلیغ اور دیگر فرائض کے ساتھ ساتھ خدمت خلق کا یہ طریق بھی اختیار کریں۔

الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ کے مبلغین جہاں انسانیت کی روحانی شفا کے کام میں دن رات مصروف ہیں وہاں جسمانی شفا کے سامان بھی مہیا کر رہے ہیں۔

دارالسلام (تنزانیہ کے جماعتی مرکز) میں ہومیو پیتھی کلینک پہلے ہی سے محترم مظفر احمد صاحب درانی امیر جماعت احمدیہ تنزانیہ اور محترم میاں غلام مرتضٰی صاحب کے ذریعہ کامیابی سے چل رہا تھا، جس کے ذریعہ کئی دکھی انسانوں نے شفا پائی ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس کلینک کی مزید درج ذیل پانچ شاخیں کھول دی گئی ہیں:

(۱) صوبہ ارنگا میں:
(۲) کبیٹی (Kibiti) میں:
(۳) موروگورو (Morogoro) میں:
(۴) سونگیا (Songia) میں:
(۵) ٹانگا (Tanga) میں:

جیسا کہ ظاہر ہے ان کلینکس کے لئے کوئی علیحدہ طور پر عمارتیں تعمیر نہیں کی گئیں بلکہ مشن ہاؤس یا آفس کے کسی ایک کونے میں مبلغین تھوڑی سی دوائیاں سادگی کے ساتھ سجا لیتے ہیں اور کسی بھی ضرورت مند دکھی انسان کی خدمت کے لئے سرگرم ہو جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ملک کے مختلف حصوں میں مبلغین کے ذریعہ شفا کے غیر معمولی اور حیرت انگیز واقعات کا رونما ہونا اس بات کی کھلی شہادت ہے۔

یہ کلینکس تنزانیہ میں ہوں یا دنیا کے کسی بھی دوسرے ملک میں جو مبلغین کے ذریعہ سادگی کے ساتھ چلائے جا رہے ہیں بظاہر معمولی سہی مگر ان کے پیچھے جو جذبہ کارفرما ہے وہ معمولی نہیں۔ یہ پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی دلی خواہش اور تمنا ہے اور آپ ہی کی ہدایت بھی ہے اور مبلغین کے اس میدان میں پوری طرح تجربہ کار نہ ہونے کے باوجود بھی ان کلینکس کے ذریعہ شفا کے غیر معمولی واقعات رونما ہونے کے پیچھے یقیناً حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی مقبول دعائیں بھی کارفرما ہیں۔ لمبے عرصہ تک آپ کا ہومیو پیتھی سے وابستہ رہنا، ایم ٹی اے پر لیکچرز دینا، پھر ان لیکچرز کو مرتب کروا کر کتاب کی شکل میں چھپوانا اور پھر ان تمام معاملات کی انجام دہی میں گہری دلچسپی اور ذاتی توجہ اور نگرانی نہ صرف آپ کے قلب صافی میں مخلوق خدا کی ہمدردی و بھلائی کے لئے موجزن بے پناہ جذبات کی آئینہ دار ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ یہ آپ ہی کی دعاؤں کا اعجاز ہے جو غیر معمولی شفا کی صورت میں ملک ملک میں جلوے دکھا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کی صحت و عمر میں اور تمام مہمات دینیہ عالیہ میں بے حد برکتیں عطا فرماتا رہے اور پیارے امام کی دعائیں ہمیشہ ہمارے شامل حال رہیں۔ آمین

الفضل خود بھی پڑھیئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔